حضرت سلطان باہو کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف
حضرت سلطان باہو
کے
سو ۱۰۰ واقعات
مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور
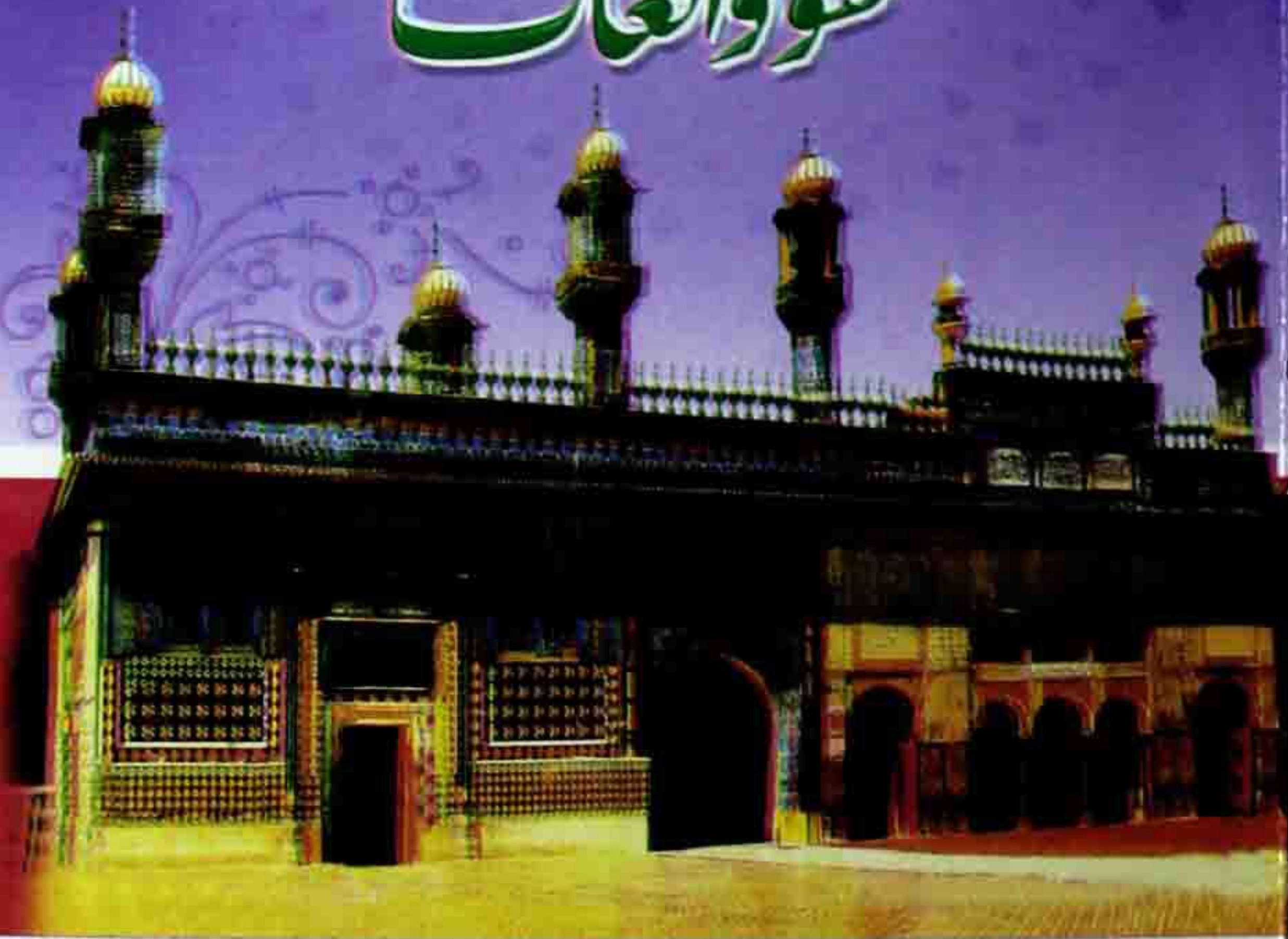
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

انتساب:

محبوبِ سبحانی، قطب ربانی، غوثِ صمدانی

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

سینے وِچ مقام ہے کیں دا ، مرشد گل سمجھائی ھو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ، ہور نہ شے کائی ھو
ایس نوں اسم الاعظم آکھن ، ایہو سِرّ الٰہی ھو
ایہو موت حیاتی باھو ایہو ، بھیت خدائی ھو

فہرست

O......O......O

حرفِ ابتداء

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (الروم: ۷)

"جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں۔"

اللہ عزوجل نے انسانوں کو اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا مگر انسان دنیاوی رنگینیوں میں کھو کر اللہ عزوجل سے غافل ہو گیا حالانکہ اللہ عزوجل نے ان کی ہدایت اور ان کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور انبیاء کرام علیہم السلام نے دنیا کی مذمت کی اور انسانوں کو ان کے حقیقی مقصد سے آگاہ کیا مگر پھر بھی گروہِ انسانی کی ایک بڑی تعداد اب بھی اس فانی دنیا سے دل لگائے بیٹھی ہے اور ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے اس دنیا کو سنوارنے میں اپنی زندگیاں برباد کر دیں اور جب ان کی موت واقع ہوئی تو وہ نامراد اس دنیا سے لوٹ گئے۔ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ انہوں نے اس دنیا کو ناپائیدار جانا اور دنیا سے دل لگانے کی بجائے مالک حقیقی سے دل لگایا اور مالک حقیقی کی رضا کو پانے کی جستجو کی۔

ایہہ دنیا رن حیض پلیتی ہر گز پاک نہ تھیوے ھو
جیں فقر گھر دنیا ہووے لعنت تس دے جیوے ھو
حب دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچیوے ھو
سہ طلاق دنیا نوں باھو جے کر سچ پچھیوے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہوں نے دنیا کی مذمت کی اور دنیا میں اپنے قیام کو عارضی جانا اور آخرت کی حقیقی زندگی کے لئے ساری زندگی کوشاں رہے اور لوگوں کو بھی اس دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی حقیقی منزل سے آگاہ کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ قادریہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتگان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مرجع گاہ خلائق ہے اور رشد و ہدایت کا منبع ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک کے مختلف گوشوں سے قاری آگاہ ہو اور قارئین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے ان واقعات کے مطالعہ سے ذوق اور تسکین قلب پائیں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر تعارف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کتب سیر میں مختلف روایات موجود ہیں مگر ان میں مستند قول ۱۰۳۹ھ کا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اس جہانِ فانی میں تشریف لائے اس وقت مغل بادشاہ شاہ جہان تخت نشین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ بقول مصنف مناقب سلطانی از مولانا سلطان حامد رضی اللہ عنہ!

> ”سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اکتیسویں پشت میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ مادرِ زاد ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بے شمار کتب کے مصنف بھی ہیں جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار و رموز پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے نامور شاعر بھی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں معاشرتی اصلاحی پہلو نمایاں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات کے ذریعے لوگوں کو اخوت اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں جا بجا قرآنی تفسیر اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا

استعمال کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کا محور ومرکز اپنے روحانی مرشد حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بنایا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد قریباً ڈیڑھ سو ہے مگر ان میں سے اکثر ناپید ہو چکی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار شادیاں کیں اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر اولاد عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا بیشتر وقت سفر وخضر میں بسر کیا اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۶۹۱ء شب جمعہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک شورکوٹ میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱

ذاتِ باری تعالیٰ سے خاص انسیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ان کی پیدائش پر ''سلطان محمد باہو'' رکھا گیا۔ محکم الفقراء میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

''میرا نام باہو میری والدہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر رکھا میں اپنے اس نام سے بے حد خوش ہوں کہ میرے نام میں ''ہو'' کا لفظ آتا ہے اور اللہ عزوجل میری والدہ پر اپنی رحمت خاص نازل فرمائے کہ جنہوں نے میرا نام ''باہو'' رکھا جو ایک نقطے کے اضافہ سے ''یاہو'' بن جاتا ہے جس کی بدولت ذاتِ باری تعالیٰ سے ایک خاص انسیت پیدا ہوتی ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کو غیبی تنبیہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نیک، صالح، پابند شرع، حافظ قرآن اور ایک کامل فقیہہ تھے۔ اہل علاقہ ان کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ منصب دار تھے اور پورے علاقے میں اپنی شجاعت کی بدولت مشہور و معروف تھے۔ شاہ جہان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت عزت کیا کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے عوض اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں ایک سالم گاؤں بطور انعام دے دیا تھا۔ شاہ جہان کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پچاس ہزار بیگھے زمین اور چند آباد کنویں بھی بطور جاگیر عنایت کئے گئے تھے۔

اولاد کی خواہش میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک نیک و متقی خاتون تھیں اور ان کی پرہیزگاری اور عبادت گزاری نے آپ میں رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں محبت خداوندی کی شمع روشن کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ صد افسوس! میں نے اپنی زندگی فضولیات کی نظر کر دی اور یہ بڑی محرومی ہوگی کہ بیوی تو خدا دوست ہو اور شوہر غفلت اور حرص و ہوس کا بندہ ہو۔ اس غیبی تنبیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سچی توبہ کی اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اپنا

شاہی منصب چھوڑ کر تنہا گھوڑے پر سوار نامعلوم سمت کی جانب چلے گئے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک جنگلوں، بیابانوں میں پھرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ پھر ملتان کے گھاٹ پر پہنچے تو نگران گھاٹ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم ملتان کے روبرو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ سے امارات ظاہر ہو رہی تھی۔ ملتان کے حاکم کے پوچھنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حالات چھپاتے ہوئے خود کو مسافر ظاہر کیا۔ حاکم ملتان نے کہا کیا ملازمت کرنا پسند کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں چند شرائط پر ملازمت کروں گا۔ حاکم ملتان نے شرائط دریافت کیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذیل کی شرائط پیش کیں۔

۱۔ میری رہائش گاہ پاک جگہ پر ہوگی۔

۲۔ میں کسی کو اپنا حاکم نہ مانوں گا کیونکہ میرا حاکم اللہ عزوجل ہے۔

۳۔ میں کسی بڑے افسر کو دیگر ملازمین کی طرح سلام نہیں کروں گا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ان شرائط کو تسلیم کر لیا گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملازمت مل گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا زیادہ وقت عبادتِ خداوندی میں بسر کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا منصب اور گھر بار سب کچھ کسی کو بتائے بغیر چھوڑ آئے تھے اس پر شاہ جہان کو بے حد تشویش تھی۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہر جگہ پر اپنے سپاہی دوڑائے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتا نہ چلا۔ اس دوران ملتان کے نواح میں شورشیں برپا ہونے لگیں اور انہی دنوں حاکم ملتان اور راجہ مروٹ کے درمیان بیکانیر کے ریگستان کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا اور نوبت جنگ تک آن پہنچی تھی۔ بظاہر دونوں حکومتیں صلح و صفائی کیلئے اپنے قاصدوں کو بھیج رہی تھیں مگر تاریخ

ایک خونریز جنگ کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جسم پر ہتھیار سجا کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور حاکم ملتان کے دربار میں پہنچے اور اس سے کہا۔

''میں راجہ مروٹ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔''

حاکم ملتان نے حیرانگی سے کہا۔

''کیا تم اکیلے راجہ مروٹ کا مقابلہ کرو گے؟''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ انتہائی جوش وخروش کے عالم میں بولے۔

''تمہاری دی ہوئی تنخواہ بھی میں اکیلا کھاتا ہوں اس لئے مقابلہ بھی اکیلا ہی کروں گا۔''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حاکم مسکرانے لگا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی پرواہ نہ کی اور واضح الفاظ میں کہا۔

''میرے ساتھ ایک ایسے خدمتگار کو روانہ کر دو جو میری راہنمائی کر سکے اور باقی کام منشائے خداوندی پر چھوڑ دو وہ جس طرح چاہے گا میرے اور راجہ مروٹ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔''

حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھی کے ہمراہ راجہ مروٹ کی جانب بھیج دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مروٹ کے نزدیک پہنچے تو اپنے ساتھی کو روانہ کر دیا اور اکیلے شہر کی طرف بڑھے۔ قلعے کے نزدیک پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایلچی سمجھتے ہوئے محافظوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر راجہ مروٹ کے دربار میں پہنچے۔ درباریوں نے یوں ایک اجنبی مسلمان کو بے خوف یوں دربار میں آتے دیکھا تو روکنے کی جرأت کوئی نہ کر سکا۔ راجہ مروٹ اس وقت اپنے

دربار میں بیٹھا اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ میں مصروف تھا اس سے قبل کے کوئی درباری یا خود راجہ مروٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزائم سے واقف ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار بلند کی اور دوسرے ہی لمحہ راجہ کا سر تن سے جدا ہو کر زمین پر آن گرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہاتھ میں راجہ کا سر تھاما اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور مزاحمت کو دور کرتے بڑی پھرتی سے دربار سے باہر آئے اور اس طرف بڑھے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھوڑا کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑا تیز رفتاری سے قلعہ کی حدود نکلتا چلا گیا۔ ملتان کی افواج نے مروٹ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی تھی اور انہوں نے جب ایک تیز رفتار گھڑ سوار کو ہاتھ میں انسانی سر تھامے اپنی طرف آتا دیکھا تو حیران رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ مروٹ کا سر حاکم ملتان کے قدموں میں رکھ دیا جو اس وقت لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔ حاکم ملتان نے راجہ مروٹ کا کٹا ہوا سر دیکھا تو حیران رہ گیا اور کبھی وہ راجہ کے سر کو دیکھتا اور کبھی حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تھا۔ حاکم ملتان جب سکتے کی حالت سے باہر نکلا تو فتح کا نعرہ بلند کیا اور لشکر نے اس نعرہ کا جواب دیا۔

راجہ مروٹ کا سر کاٹنے کی شہرت جب دہلی میں شاہ جہان کے پاس پہنچی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو ملتان بھیجا اور ان لوگوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں جو اپنا منصب چھوڑ کر روپوش ہو گئے تھے۔ سپاہیوں نے اس کی اطلاع شاہجہان کو دی تو شاہجہان نے حاکم ملتان کے نام ایک حکم نامہ بھیجا۔

"بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو دوبارہ ان علاقوں میں بھیج دو جو ان کی نگرانی میں تھے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پھر سے سنبھال سکیں۔"

اس حکم نامہ کے ملتے ہی حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا اور شاہی فرمان کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب شاہ جہان کے نام لکھا جس کے مندرجات کچھ یوں تھے۔

"میں والی ہندوستان کی عنایات کا مشکور ہوں مگر میرے کمزور کندھے اس بارگراں کو اٹھانے سے عاجز ہیں اور عمر بھی اب ساتھی دیتی معلوم نہیں ہوتی اور نجانے کس وقت یہ میرا ساتھ چھوڑ دے؟ اس لئے مالک حقیقی کی بارگاہ میں رجوع کئے ہوئے ہوں اور اللہ عزوجل مجھے توفیق عمل دے اور آپ کو اس حسن سلوک کی جزا عطا فرمائے لہٰذا مجھے دربار شاہی میں حاضر ہونے سے معذور سمجھا جائے۔"

اس درخواست کے موصول ہونے کے بعد شاہ جہان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مزید سرکاری خدمت انجام دینے سے موقوف کر دیا اور مزید کچھ جاگیر بھی عطا فرما دی۔

قصہ نمبر ۲

اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب حاملہ ہوئیں تو انہوں نے اپنے بھائیوں کو ملتان حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لینے کے لئے بھیجا جنہوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر اپنے آنے کا مدعا بیان کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنے سے انکار کر دیا اور کہا۔

"تم جا کر اپنی بہن سے پوچھو اگر وہ چاہتی ہیں تو میں گھر واپس آ جاؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو علم ہوا تو باوصف دیندار اور عابدہ و صالحہ خاتون ہونے کے اپنے شوہر کی خدمت میں حاضر ہونے کو ترجیح دی اور حاملہ ہونے کے باوجود طویل سفر کر کے اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور انہیں اصل صورتحال سے آگاہ کیا جس پر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور بارگاہِ خداوندی میں بے شمار دعائیں مانگیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وارث کی خواہش تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں یوں دعا کی۔

"اور اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے۔"

پھر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی زوجہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے ہمراہ مستقل شورکوٹ منتقل ہو گئے۔

o...o...o

قصہ نمبر ٤

رحمت حق بر روان راستی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا پابند صوم وصلوٰۃ اور صالح خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کی دینداری اور عبادت وریاضت نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ بھی روحانیت کی جانب مائل ہوں اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرمایا ہے۔

رحمت حق بر روان راستی
راستی از راستی آراستی

''راستی کی جان پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو اے راستی! تو نے مجھے راستی سے آراستہ کیا۔''

○......○......○

قصہ نمبر ۵

پیدائش سے قبل بشارت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ الہام یہ بشارت ملی کہ عنقریب ان کے ہاں ایک ولی کامل تولد ہوگا جس سے ایک عالم فیضیاب ہوگا اور ان کی شہرت تمام جہان میں ہوگی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو ہونے والی بشارت یوں پوری ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا اور لوگ ان کی خدمت میں حاضری دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

O....O....O

قصہ نمبر ۶

پیدائشی ولی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی پہچان یہ تھی کہ جب شیر خوارگی کے زمانے میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے اوقات میں والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرا کر طبیب کو بلوایا تو طبیب نے معائنہ کے بعد اپنے تجربات کی روشنی میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا۔

"بچے کو کوئی بیماری نہیں کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ بچہ بغیر کسی وجہ کے چوبیس گھنٹے دودھ نہیں پیتا اگر اگلے چوبیس گھنٹے بھی بچہ دودھ نہ پیئے تو پھر مجھے بتائیں۔"

یہ کہہ کر طبیب چلا گیا اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دن بھر دودھ نہ پیا اور جب افطار کا وقت ہوا تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے دودھ پلایا تو بڑے شوق سے پی لیا۔ اگلے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ طبیب کو بلوانے کے لئے جانے لگے تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا۔

"آپ کا بیٹا کسی مرض میں مبتلا نہیں بلکہ اس کا روزہ ہے اور کوئی روزہ دار دن کے وقت کیسے کھا پی سکتا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دی اور کہا۔

”دیکھنا یہ افطار کے وقت دودھ پیئے گا۔“

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا ان کا بیٹا پیدائشی ولی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ بات علاقے میں مشہور ہونا شروع ہو گئی اور لوگ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷

آنکھوں کا نور دلوں کو متاثر کرتا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں پیدائشی طور پر ایک عجیب چمک تھی اور جس کسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نگاہ ڈال دیتے اس کی کیفیت ہی بدل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو شورکوٹ کے لوگوں میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں تو نظریں جھکا کر چلتے تھے مگر جب نگاہ اٹھا کر دیکھتے اور وہ نگاہ کسی مسلمان پر پڑتی تو وہ پکار اٹھتا۔

''اللہ کی قسم! یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں بلکہ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور یہ ایسا نور ہے جو براہ راست ہمارے دلوں کو متاثر کرتا ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸

ہندوؤں کی پریشانی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں ایک عجیب نور تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ اگر کسی ہندو پر پڑجاتی تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ شورکوٹ کی زیادہ آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی اس لئے ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے ساتھ ہی پریشانی کی ایک لہر دوڑ گئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت کی۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا جس کو دیکھتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کی وجہ سے ہمارا مذہب خطرہ سے دوچار ہو گیا اور ہمیں شورکوٹ میں رہنا دشوار دکھائی دیتا ہے۔"

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی شکایت سنی تو حیران ہوئے اور کہا۔

"میں تم لوگوں کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ تو تمہاری اپنی کمزوری ہے کہ تم ایک بچے کے دیکھنے پر اپنا مذہب بدل لیتے ہو۔ میں اپنے بچے کو کس طرح منع کر سکتا ہوں کہ وہ کسی کی جانب نہ دیکھے۔"

ہندو بولے۔

"حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا قصور نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

کی خادمہ کا ہے جو انہیں بے وقت لے کر باہر چلی آتی ہے۔"

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم لوگ عجیب مطالبہ کرتے ہو اور میں خادمہ کے باہر جانے پر کیسے پابندی لگا سکتا ہوں؟"

ہندو بولے۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر لیں اور وہ اس مقررہ وقت پر ہی گھر سے باہر نکلا کرے۔"

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی اس بات کو تسلیم کر لیا اور خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ وہ آئندہ ایک مقررہ وقت پر ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر باہر نکلا کرے گی اور اس کے علاوہ انہیں گھر میں ہی رکھے گی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹

نورِ فراست

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں گذشتہ واقعہ کے بعد گھنٹیاں باندھ دی گئیں تا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلیں تو ان گھنٹیوں کی آواز سے لوگ سمجھ جائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں تا کہ وہ سامنے سے ہٹ جائیں۔ ہندوؤں کی جماعت حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقدامات سے مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئی اور انہوں نے جا کر کئی لوگوں کو خاص طور پر اس بات کے لئے مقرر کیا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خادمہ کے ہمراہ گھر سے نکلیں تو وہ با آواز بلند اس بات کا اعلان کریں چنانچہ جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلتے ہندوؤں کے نقیب شور مچانا شروع کر دیتے۔

"سب ہوشیار ہو جائیں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا گھر سے باہر آ گیا ہے۔"

جیسے ہی نقیب شور مچاتے ہندو اپنی دوکانوں میں گھس جاتے تھے اور دکانیں بند کر لیتے تا کہ وہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی نورانیت سے محفوظ رہ سکیں۔ راستہ میں چلتے ہوئے ہندو ہوشیار ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ جاتے۔ ہندو پنڈتوں نے سب کو ہدایت کر دی تھی کہ یہ بچہ جہاں بھی نظر آئے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کریں اور اس کی جانب سے رخ پھیر کر کھڑے ہوں لیکن اتنی پابندیوں

اور سختی کے باوجود بھی اگر کوئی ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی زد میں آ جاتا وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمان ہو جاتا تھا۔ شور کوٹ اور اس کے گرد و نواح کے سینکڑوں ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نورِ فراست سے مسلمان ہو گئے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عملی نمونہ پیش کیا۔

''مومن کی فراست سے ڈرو وہ نورِ خداوندی سے دیکھتا ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نورِ فراست اللہ عزوجل نے بوقت پیدائش ہی وافر عطا فرمایا تھا۔

قصہ نمبر ۱۰

ہندو طبیب مسلمان ہو گیا

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ علاقہ کا ایک ہندو طبیب کو بلا لائے تاکہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معائنہ کر کے مرض کا اندازہ لگائے۔ طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے متعلق سن رکھا تھا اور وہ خوفزدہ تھا اس لئے اس نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے بچے کا پیشاب ایک بوتل میں لاکر دے دیں میں اس سے مرض کا اندازہ لگالوں۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب لاکر طبیب کو دیا۔ اس ہندو طبیب نے جب پیشاب کا معائنہ کیا تو کلمہ طیبہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۱۱

یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری علوم کسی بھی استاد سے حاصل نہیں کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، حافظ الحدیث، فقہ و تصوف، فلسفہ و منطق اور قانون کے علاوہ دیگر تمام علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ ان جملہ علوم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دسترس کا ثبوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا اور اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں متعدد مواقع پر کیا ہے کہ میں نے علم لدنی کی تعلیم محض اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

> ”یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے اور وہاں سے حقیقت لایا ہے اس لئے میری سب باتیں حق ہیں اور غیر ماسوائی باطل سے بالکل مبرا مطلق ہیں۔“

O....O....O

قصہ نمبر ۱۲

باطنی علوم نے زندگی پاک کر دی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قلبی واردات کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

''مجھے ظاہری علم حاصل نہیں لیکن واردات غیبی کے باعث مجھے علم باطن کی فتوحات بے شمار حاصل ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ ان کے اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

''اگرچہ میں ظاہری علوم سے محروم ہوں مگر باطنی علوم نے میری زندگی پاک کر دی ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۳

علم و معرفت کے گوہر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی گوشہ نشینی پسند فرماتے تھے اور دیگر بچوں کی مانند کھیل کود میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی پسندی درحقیقت اس جانب اشارہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لغو ولہب سے محفوظ رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا روحانیت میں بلند مقام رکھتی تھیں اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''باہو'' رکھا کہ ذکر ہو کی نسبت سے انہیں معرفت خداوندی حاصل ہو چکی تھی اور وہ اپنے بیٹے کے بلند مرتبہ سے آگاہ تھیں اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا انداز ایسا اختیار کیا جس کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ عرفانِ خداوندی پا سکیں اور یہ والدہ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت میں بلند منصب پر فائز ہوئے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سیراب ہوا اور انہوں نے علم و معرفت کے بے شمار گوہر لٹائے جس کا زندہ ثبوت ان کی تصنیفات ہیں جو آج بھی عاشق حقیقی کے لئے رہنمائی کا درجہ رکھتی ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۴

حضورِ حق کی کیفیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا ذکر ھو اور اس کی لطافتوں کا حصول ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا قلب محبوب حقیقی کی محبت سے لبریز تھا اور جان ذکر خداوندی کی گرمی سے گداز تھی اور بعد میں خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا ادراک ہوا کیونکہ یہ تمام کیفیات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھی گزریں بقول حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ۔

> "میری والدہ کو ایسا ذکر خفی حاصل تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا تھا اور یہی کیفیت میری بھی ہوئی اور اس کیفیت کو حضورِ حق کہتے ہیں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۵

خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا تھا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفات کا سہارا لیا اور تصنیفات کے اعتبار سے علیحدہ اور نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ اپنی تصنیفات میں بیان کیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مقام و مرتبہ کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''نورالہدیٰ'' میں فرماتے ہیں۔

''میں نے کبھی کسی کتاب سے کوئی جملہ یا قول نقل نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے یہ باتیں بیان کرتا ہوں اور میں نے خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا ہے۔''

قصہ نمبر ۱۶

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہنا بھارا ھو
نال شفاعت سرور عالم ﷺ چھٹسی سارا عالم ھو
حدوں بے حد درود نبی ﷺ نوں جینڈا ایڈ پسارا ھو
قربان تنہاں توں باھو جنہاں ملیاں نبی ﷺ سہارا ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بیعت کا احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں شورکوٹ کے نواح میں ایک ٹیلے پر کھڑا تھا کہ ایک نورانی صورت گھڑ سوار تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھوڑے پر سوار کر لیا۔ میں نے ان سے پوچھا حضور! آپ کون ہیں اور مجھے کہاں لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب ہوں اور تمہیں بارگاہِ رسالت ﷺ میں لے جا رہا ہوں۔ پھر وہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے اور اس وقت وہاں خلفائے راشدین، اہل بیت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری جانب نگاہِ کرم فرمائی اور مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر

بالترتیب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ ان تمام حضرات کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری جانب بڑھایا اور فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیعت کا اظہار اس شعر کے ذریعے کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
فرزند خود خوانده است مارا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۷

مرشد کامل کی خصوصیات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک تھاما تو میری نگاہوں سے تمام حجابات دور کر دیئے گئے اور مجھے ہر شے یکساں نظر آئی اور میری نگاہ لوحِ محفوظ پر پڑی۔ پھر حجابات کے دور ہوتے ہی میں نے جو کچھ دیکھا ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو کچھ سنا وہ ظاہری کانوں سے سنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روحانی فیوض و برکات کے حاصل ہونے کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"اللہ عزوجل نے مجھے ظاہری علوم بوسیلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القاء فرمائے ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات "عین الفقر" اور "محک الفقراء" میں فرماتے ہیں۔

"مرشد کامل ایسا ہونا چاہیئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ میں کامل کر دے اور اسے مراتب کی انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔"

قصہ نمبر ۱۸

فرزند فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور پھر درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا اور میرے لئے ہر شے یکساں ہوگئی اور مجھے النہایت ھو الرجوع الی البدایت کا مقام و مرتبہ حاصل ہوگیا۔ جب میں تلقین سے مشرف ہوا تو سیدۃ النساء خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''تو میرا فرزند ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے قدم مبارک کا بوسہ لیا اور اپنے گلے میں غلامی کا طوق پہنا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اللہ عزوجل کی مخلوق سے محبت کرنا کہ یہ حکم سروری ہے۔''

قصہ نمبر ۱۹

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے بیعت کرنے کے بعد میرا ہاتھ حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں دے دیا اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ پھر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کیا اور روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

''مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور انہیں وعظ و نصیحت کرو۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۲۰

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرنا اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ میری تمام روحانی منازل حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے طے ہوں گی اور اس لئے مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی اور انسیت ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "رطب اللسان" میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

"دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے طالب ہیں اور حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے تمام مشائخ میں سب سے اعلیٰ و افضل اور بے مثل ہیں۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں وہ برکت ہے جو شخص ایک مرتبہ صدق دل سے اور اخلاص کے ساتھ زبان سے کہہ دے کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ تو اس پر معرفت اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔"

قصہ نمبر ۲۱

دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک رسائی

اس واقعہ کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ محبوبِ حقیقی کے عشق میں ایسے مستغرق ہوئے کہ ہوش و حواس قائم نہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ذاتِ باری تعالیٰ کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے اور تجلیاتِ خداوندی کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مے لا الٰہ الا ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے کئی بزرگوں کے پاس گئے اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور وہاں سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے مگر حقیقی باطنی فیض جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک خود فیض رسانِ خلق بن گیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے براہِ راست نصیب ہوا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا باطن اللہ عزوجل کا منظورِ نظر ہو اور اسے دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک رسائی حاصل ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم و تلقین اور بیعت کی سعادت حاصل ہو جس نے ظاہر و باطن میں

ہدایت نبوی کو اپنا رفیق بنایا ہو اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرا یہ کہنا کسی کی کیفیت کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ خود میری یہ حالت ہے کہ کسی کی کیفیت کے متعلق بیان کرو اور جس پر چاہوں یہ باتیں منکشف کر دوں یا اسے دکھا دوں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۲

والدہ سے بیعت کی درخواست

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیوض و برکات حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری مرشد کی حاجت محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنا مرید بنالیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! میں جو دعائیں تمہیں دے سکتی تھی میں نے تمہیں دیں اور میری تمام دُعائیں تمہاری بھلائی کے لئے ہی ہیں میں تمہیں اپنا مرید نہیں کر سکتی۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرطِ محبت میں فرمایا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا کو بیعت کرنے میں کیا حرج ہے جبکہ میرے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہا جیسی مشفق و مہربان ماں سے بہتر کون مرشد ہو سکتا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! تمہاری محبت اور فرمانبرداری اپنی جگہ پر ہے مگر دین اسلام میں کچھ بنیادی اصول وضع کئے گئے ہیں اور ان اصولوں کو کوئی

بھی صحیح العقیدہ مسلمان ردّو بدل نہیں کر سکتا۔ میرا مقام تمہاری نگاہوں میں کتنا ہی معتبر اور بلند کیوں نہ ہو؟ مگر یاد رکھو کہ ایک عورت کبھی بھی روحانی پیشوا کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتی اور تم اگر اپنی روحانی منازل کی تکمیل چاہتے ہو تو کسی مرشد کامل کو تلاش کرو اور اس کے دست حق پر بیعت ہو کر اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرو۔ معرفت کے اسرار ورموز تمہیں مرشد کامل ہی بتائے گا اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں تمہیں دے چکی ہوں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا جواب سنا تو پوچھا۔

''میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟''

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔''

اور پھر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کر دیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۳

مردِ کامل کی جستجو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش سے قبل تین شادیاں کر چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک گاؤں اور پچاس ہزار بیگھے زمین بھی ملی تھی جس کی بدولت اہل وعیال کا گزارہ نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تینوں اِزواج سے اجازت طلب کی اور انہیں اپنی والدہ کے سپرد کر کے مرشد کامل کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قلبی تشنگی اور روح کی بے چینی کو مٹانے کے لئے کسی مردِ کامل کی جستجو میں تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۴

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلے اور مشرق کی سمت روانہ ہوئے اور ملتان پہنچ گئے۔ ملتان پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردی کے بانی کے طور پر ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں بھی خصوصی دلچسپی لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی سعادت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی صاحب کشف و کرامت اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث

بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ کیا اور کافی دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری دلجوئی کے لئے بھیجا ہے۔

پھر فرمایا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے کسی شے کی حاجت نہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب آ ہی گئے ہو تو خالی ہاتھ کیسے بھیجا جا سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! واقعی مجھے کسی شے کی حاجت نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو گئی یہی مقصود تھا اور اللہ عزوجل نے میرا مقصد پورا فرما دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے! تم مجھے اپنا مقصد بتا سکتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہر سے مجھے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرما دیں تو یہ میری بڑی خوش نصیبی ہو گی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہارا یہ مقصد جلد پورا ہو جائے گا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۲۵

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا نکاح

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پریشان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر فاتحہ پڑھی اور بعد سلام کے وہاں سے رخصت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک سے باہر آئے اور جانب شمال روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو دریا کے کنارے چلے گئے اور وضو کرنے کے بعد نماز کی نیت باندھ کر نماز شروع کرنا چاہتے تھے کہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت دوشیزہ کھڑی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نامحرم عورت کو دیکھتے ہی نظریں جھکا لیں اور اس عورت سے پوچھا۔

''تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟''

وہ عورت بولی۔

''میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلتی آ رہی ہوں اور میرے پاؤں میں آبلے پڑ چکے ہیں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔

''تو میرے پیچھے کیوں آ رہی ہے اور تجھے میرا تعاقب کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟''

وہ عورت بولی۔

”میں ملتان کے ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی ہوں اور کئی دنوں سے میرے اندر عجیب سی بے چینی شروع ہو گئی ہے اور مجھے اپنے مذہب سے نفرت ہو گئی ہے۔ مجھے بتوں کو پوجنا اچھا نہیں لگتا کہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور میں ان کے آگے سر جھکاؤں اور ان کی عبادت کروں۔ میں اپنی اس قلبی بے چینی کو دور کرنے کے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر چلی گئی اور یہاں مجھے پتہ چلا اس در سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہو چکے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا مجھے بھی یہاں حاضری دینی چاہیے تا کہ میرا نصیب بھی جاگ جائے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اس عورت کو روکتے ہوئے فرمایا۔

”تم کچھ دیر رکو میں نمازِ ظہر ادا کر لوں کہ ظہر کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور میں نماز کی ادائیگی کے بعد تمہاری بات سنوں گا۔“

یہ فرما کر سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو گئے اور وہ ہندو عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔ اسے رکوع و سجود عجیب معلوم ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہندو عورت سے فرمایا۔

”تمہاری قلبی بے چینی درست مگر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟“

وہ ہندو عورت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

''میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے دیکھا اور پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ دیکھتے ہی مسلمان ہو گئی اور میں نے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا۔ مجھے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے حکم ملا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز بن کر اپنی تمام عمر گزار دوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئی اور ایک کنیز اپنے مالک کے سوا اور کیا چاہے گی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے قدموں میں جگہ عطا فرمادیں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی بات سنی تو حیران ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ مراقبہ خواب میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ہونے والی گفتگو یاد آ گئی کہ مجھے اپنے شہر سے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں اور تم مطمئن رہو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے گوہر مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو باقاعدہ کلمہ طیبہ پڑھایا اور مسلمان کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیا۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنے ساتھ شورکوٹ لے گئے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۲۶

والدہ کی ناراضگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے اجازت لے کر نکلے تھے کہ وہ مرشد کامل کی تلاش میں جا رہے ہیں اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور نکاح کر کے واپس شورکوٹ لوٹ رہے تھے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا صاحب کشف تھیں اس لئے اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج سے فرمایا کرتی تھیں۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! ایک اور بیوی لے کر لوٹے گا اور تم خیال نہ کرنا کہ تمہارا شوہر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے پیش نظر اللہ عزوجل کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور تمہاری نجات کا ذریعہ تمہارا شوہر بنے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج متقی و پرہیزگار تھیں اس لئے حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سن کر خاموش ہو جاتی تھیں اور جانتی تھیں تمام امور رضائے خداوندی کے تابع ہیں چنانچہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی چوتھی بیوی کو لے کر شورکوٹ پہنچے تو بغیر کسی تاخیر کے اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ عزوجل نے کیا تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تو بہت سی عورتیں جمع کرے یا تیری پیدائش کا مقصد کچھ اور ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی ناراضگی دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرائے ہوئے والدہ سے پوچھا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا مجھے بتائیے کہ اللہ عزوجل نے مجھے کس کام کے لئے پیدا کیا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل نے تجھے اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

"مجھے معرفت خداوندی کیسے حاصل ہوگی؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"جب تک تم اپنا دامن کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ نہ کرو گے تم معرفت خداوندی کو ہرگز پا نہ سکو گے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی باتیں سنیں تو ان سے دریافت کیا۔

"میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو کہا۔

''اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟''

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''بلاشبہ اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے مگر اس نے اپنے بندے کے حوصلے کو اس سے زیادہ وسعت دی ہے اور انہیں جستجو کا ذوق عطا کیا ہے اور زمین کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کی گفتگو بغور سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''پھر بھی کچھ تو نشانی ہو تاکہ میں انہیں تلاش کر سکوں؟''

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی مشکل کو سمجھتے ہوئے مراقبہ کیا اور پھر کچھ دیر بعد جب مراقبہ کی کیفیت سے لوٹیں تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''مجھے اس جانب سے تمہارے مرشد کی خوشبو آتی ہے۔''

یہ فرمانے کے بعد حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور ایک مرتبہ پھر اپنی چاروں ازواج کو والدہ ماجدہ کے پاس چھوڑ مرشد کامل کی تلاش میں والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے زیر سایہ جانب مشرق روانہ ہوگئے۔

○...○...○

قصہ نمبر ۲۷

میری مراد ایسے پوری نہ ہوگی

عشق عقل وِچ منزل بھاری سیّاں کوہاں دے پاڑے ھو
جنہاں عشق خرید نہ باھو دوہیں جہانیں مارے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ سے نکلے اور والدہ کے فرمان کے مطابق جانب مشرق سفر کا آغاز کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر کرتے کرتے راوی کے کنارے جا پہنچے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مقامی لوگوں سے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو ان سے ملنے کی خواہش دل میں بیدار ہوئی۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صاحب کشف و کرامت بزرگوں میں ہوتا تھا اور ان کی بے شمار کرامات زبان زدِ عام تھیں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ دریائے راوی کے کنارے ایک گاؤں میں رہائش پذیر تھے اور متلاشیانِ حق ان کی تلاش میں اس گاؤں آتے اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ پوچھتے ہوئے ان کے گاؤں وارد ہوئے اور جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں پہنچے تو وہاں پہلے ہی سینکڑوں متلاشیانِ حق ان کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ خاموشی سے بیٹھ گئے اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے رہے۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیگ تھی جو ہر وقت آگ پر چڑھی رہتی تھی اور اس میں پانی گرم ہوتا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی حق کا متلاشی آتا اسے اس دیگ میں ہاتھ ڈالنے کا حکم دیتے جو شخص اس دیگ میں بلا جھجک ہاتھ ڈال دیتا وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتا تھا۔ اس دن بھی جو طالبانِ حق حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس دیگ میں ہاتھ ڈالیں جو جو اس دیگ میں ہاتھ ڈالتا گیا وہ صاحب کشف و کرامت ہوتا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا۔

''بیٹا! تم یہاں کیوں آئے ہو؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! حق کی تلاش میں نکلا ہوں اور مرشد حقیقی کی آرزو ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر سنا تو یہاں چلا آیا۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''پھر تم نے دوسروں کی مانند دیگ میں ہاتھ کیوں نہ ڈالا؟ اگر تم اس دیگ میں ہاتھ ڈالتے تو تم بھی صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! میں دیگ میں ہاتھ ڈالنے والوں کو دیکھ چکا مگر میری مراد ایسے پوری نہیں ہوگی۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''پھر تمہیں کیا چاہیے؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''میں تو اور ہی راہ کا مسافر ہوں۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

''تم چند روز یہاں مقیم ہو اور اس دوران مسجد کا پانی بھرنا تمہاری ذمہ داری ہوگی اور تم یہاں مجاہدہ کرو گے۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۲۸

دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے یکسوئی ممکن نہیں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے روز خدام سے مشک لی اور دریا پر جا کر وہ مشک بھری اور پانی لا کر مسجد کا حمام بھر دیا پھر مشک کے بچے ہوئے پانی سے مسجد کا صحن دھو ڈالا۔ خانقاہ کے دیگر درویش حیرانگی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے انہوں نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح اس جوان نے ایک ہی مشک سے حمام بھی بھر دیا اور مسجد کا صحن بھی دھو ڈالا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کے متعلق سنا تو کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی اور پھر فرمایا کہ اس جوان کو میرے پاس بھیجو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو جب مرشد پاک کا حکم ملا تو وہ حاضر خدمت ہوئے اور مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔

"کیا تمہارے دنیاوی مال موجود ہے؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! مجھے اپنے والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک جاگیر ملی ہے۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے تمہیں یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی پہلے تم دنیاوی مال سے فارغ ہو کر آؤ تاکہ تمہیں یکسوئی حاصل ہو۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ واپسی کا سفر اختیار کیا۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۹

اپنا زیور اور نقدی محفوظ کرلو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ روانہ ہوئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا علم ہو گیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کا مقصد جان گئیں۔ انہوں نے چاروں بہوؤں کو طلب کیا اور ان سے کہا۔

''اپنا زیور اور نقدی محفوظ کرلو۔''

بہوؤں نے گھبرا کر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا ہمیں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں اور ہمارے مال کو ایسا کون سا خطرہ لاحق ہے؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''میرا بیٹا اور تمہارا شوہر باہو (رحمۃ اللہ علیہ) آرہا ہے۔''

بیویوں نے یہ بات سنی تو خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں ہے کہ وہ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے آرہا ہے اور تمہارے پاس موجود زیور اور نقدی محفوظ نہیں ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویاں اگرچہ دیندار تھیں مگر

وہ تارک الدنیا نہ تھیں اس لئے زیورات اور نقدی کے یوں جانے پر پریشان ہو گئیں۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے ان کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

''اگر تم میری بات پر عمل کرو گی تو یہی مال کل تمہارے کام آئے گا۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے دریافت کیا کہ وہ اپنے زیور اور نقدی کو کس طرح محفوظ کر سکتی ہیں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تم زیور اور نقدی کو ایسی جگہ دفن کر دو جہاں باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کی نگاہ نہ پہنچ سکے۔''

چنانچہ چاروں بیویوں نے ایسا ہی کیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۳۰

مرشد پاک کے فرمان پر عمل

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر پہنچے تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ تم اتنی جلدی لوٹ آئے کیا تمہیں مرشد کامل مل گیا؟ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"مرشد کامل تو مل گئے مگر انہوں نے بیعت سے قبل ایک شرط رکھی ہے۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ وہ کیا شرط ہے؟ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"مرشد پاک کہتے ہیں کہ پہلے تم دنیاوی مال سے چھٹکارا پاؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی بات سنی تو کہا کہ تم پر اپنے مرشد کا حکم ماننا واجب ہے تم ان کے حکم پر عمل کرو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اپنے نومولود بیٹے حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑی جو پنگھوڑے میں سو رہے تھے اور ان کی انگلی میں نظر بد سے بچنے کے لئے سونے کی انگوٹھی پہنائی گئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی انگلی سے وہ انگوٹھی اتاری اور اس کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا اور پھر بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

"گھر میں جو زیورات و نقدی موجود ہے وہ لے آؤ تا کہ میں
دنیاوی مال سے چھٹکارا پا سکوں۔"

بیویوں نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو گھبرا گئیں مگر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے کہنے کے مطابق خاموش رہیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھر میں زیورات و نقدی کہاں سے آئی؟ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو عرض کیا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا کا فرمانا بجا مگر مجھے گھر میں مال کی بو آتی ہے۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اگر تمہیں مال کی بو آتی ہے تو پھر خود ہی مال کو تلاش کر لو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں زیورات و نقدی کی تلاش شروع کر دی اور پھر انہیں زیور و نقدی گھر کے ایک کونے میں زمین میں دبائے مل گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زیور اور نقدی گھر سے باہر پھینک دی اور پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۱

کڑی آزمائش

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنا تمام مال لٹانے کے بعد ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا۔

"تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو کر آ گئے مگر ان بیویوں کا کیا کرو گے؟ تم اللہ کے حقوق ادا کرو گے یا پھر اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرو گے؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا۔

"حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لے رہے تھے اور ابھی تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیویوں کے متعلق فرمایا کہ وہ راہِ حق میں تمہارے پاؤں کی زنجیریں ہیں تم پہلے ان زنجیروں سے آزاد ہو کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ روانہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت راہِ حق کی طلب میں اس قدر مست تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی

چیز کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے نکلے اور شورکوٹ کی جانب روانہ ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادہ کی خبر ہوگئی۔ انہوں نے اپنی چاروں بہوؤں کو ایک مرتبہ پھر بلایا اور ان سے فرمایا۔

''میرا بیٹا تم سے ہمیشہ کے اپنا تعلق ختم کرنے کے لئے آرہا ہے جس طرح اس نے مال سے پیچھا چھڑایا ہے اس طرح اب وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے لہٰذا تم ہوشیار رہنا اور جب وہ آئے تو تم میرے پیچھے چھپ جانا کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ راہِ حق کی مستی میں سرشار ہو کر تمہارے حق میں کوئی شرعی بات نہ کہہ دے یعنی کہیں تمہیں طلاق نہ دے دے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے جب حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سنی تو پریشان ہوگئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تم میرے پیچھے چھپ جاؤ باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والا ہوگا۔''

چاروں بہوئیں حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہا کے پیچھے چھپ گئیں۔ اس دوران حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر میں داخل ہوئے اور والدہ ماجدہ کو سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو کہا۔

''باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں جانتی ہوں کہ تو یہاں کس ارادے سے آیا ہے؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ ان کی والدہ صاحب کشف خاتون ہیں اور وہ ان کی آمد کے مقصد سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مرشد پاک کا یہی حکم ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے پاؤں کی زنجیریں کاٹ کر ان کے پاس آؤں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

بات حقوق ادا کرنے کی ہے جو تمہارے ذمہ ہیں اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور اپنے تمام حقوق معاف کر دے تو تم ان کے حقوق کی ادائیگی سے فارغ ہو جاؤ گے لیکن جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ قائم رہیں گے اگر تم کامل مرشد کی تلاش میں کامیاب ہو کر لوٹو تو ٹھیک وگرنہ تمہیں اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے واپسی کی ضرورت نہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ ماجدہ کی بات سنی تو اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تم اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر لو کہ تم نے اپنے حقوق معاف کر دیئے تو میں تمہیں طلاق دیئے بغیر خاموشی سے لوٹ جاؤں گا۔"

چاروں بیویوں نے ایک زبان ہو کر اپنے تمام حقوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

○.....○.....○

قصہ نمبر ۳۲

سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب بیویوں کے حقوق سے آزادی کے بعد حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ثابت قدم پایا تو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے سرفراز فرمایا اور بھرپور توجہ فرمانے کے بعد دریافت کیا۔

''باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا دلی مراد پالی؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! جو مقامات آج مجھ پر منکشف ہو رہے ہیں وہ میرے پنگھوڑے میں ہی مجھ پر منکشف ہو چکے ہیں۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۳۲

آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا فیصلہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی مرشد کے پیچھے روانہ ہوئے اور مرشد پاک کے پیچھے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ اس جگہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کو بوڑھے آدمی کی صورت میں دیکھا جو بیلوں کی جوڑی لئے ہل چلا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کندھے پر خرقہ پوشوں کی مانند کمبل لپیٹا اور درویش کی سی صورت میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں ہل میں چلاتا ہوں۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہو گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۴

بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے

جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے تو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے۔ اچانک حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ پھر ایک دم نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پیچھے غائب ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ اپنے مرشد کو ہندوؤں کے ایک بازار میں دیکھا اور اس وقت وہ ایک ہندو برہمن کے روپ میں تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں برتن تھا جس میں زعفران اور دیگر رنگ بھرے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا مرشد پاک بازار میں موجود ہندوؤں کے ماتھے پر تلک لگا رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا حلیہ بدلا اور ایک ہندو نوجوان کی شکل اختیار کر کے ایک دکان پر بیٹھ گئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔

"بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اسی وقت اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۲۵

شیخ! مجھے بھی سبق پڑھایئے

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک جانب چل دیئے۔ تیسری مرتبہ پھر ایسا ہوا کہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ چلتے چلتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرشد کی پیروی کی اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ اس مرتبہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک اسلامی شہر میں موجود تھے اور ایک غیر معروف مسجد میں کم سن بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں موجود تھے۔ یہ دیکھ کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کم سن بچے کی شکل وصورت اختیار کی اور قاعدہ پکڑ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"شیخ! مجھے بھی سبق پڑھایئے۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر تشریف لائے اور پھر اپنے گاؤں کی جانب چل دیئے۔

قصہ نمبر ۳۶

جو مقدر ہو وہی ظہور پذیر ہوتا ہے

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی خانقاہ میں لوٹے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جس نعمت کے حقدار ہو وہ ہمارے امکان سے باہر ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کی بات سنی تو عرض کیا حضور! میں کہاں جاؤں؟ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''حق تعالیٰ وہی کرتا ہے جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا اور جو کچھ وہ چاہے وہی ظہور پذیر ہوگا۔''

پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم دہلی چلے جاؤ وہاں میرے مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں وہ شاہی منصب دار ہیں تم ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کا فرمان سنتے ہی دہلی جانے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ روانہ کیا۔

قصہ نمبر ۳۷

ایک مجذوب سے ملاقات کا قصہ

مناقب سلطانی میں منقول ہے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جانب روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مجذوب شخص ایک جانب سے نمودار ہوا اور اس نے آتے ہی لکڑی کی ایک کاری ضرب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر ماری جس سے وہ بے ہوش کر زمین پر گر پڑے۔ وہ مجذوب دوبارہ ضرب لگانا چاہتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے آگے بڑھے اور مجذوب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجذوب نے غصے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب دیکھا اور جلالی لہجے میں بولا ہمارے راستے سے ہٹ جا اور ہمارے کام میں مداخلت نہ کر۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم درویش اہل صحو ہیں اور اہل سنت والجماعت ہیں۔"

جیسے ہی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے مجذوب نے اپنا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کیا اور خاموشی سے ایک جانب چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش دلائی جو بدستور زمین پر پڑے تھے۔ کچھ دیر کے بعد جب سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ سکر سے صحو کی طرف لوٹے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر وہ تمہیں دوسری مرتبہ مار دیتا تو تم یونہی جذب کی حالت میں رہتے اور پھر ہم تمہیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے تھے۔"

○.....○.....○

قصہ نمبر ۳۸

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ عازم سفر ہوئے اور منازل پر منازل طے کرتے دہلی پہنچے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل اس وقت عروج پر تھی اور اس وقت محفل میں مریدین، خدام اور عقیدت مند صفیں باندھے تشریف فرما تھے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے اسرار و معانی کی بارش ہو رہی تھی اور حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری تھی اچانک حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ روک دیا اور ایک خادم سے فرمایا۔

”فلاں مقام پر اس حلیہ کا ایک درویش پہنچا ہے اسے نہایت احترام کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ۔“

حاضرین محفل حیران تھے کہ آخر وہ کون سا بزرگ ہے جن کی میزبانی اس طرح کی جا رہی ہے؟ محفل میں موجود ہر شخص اس بزرگ کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ پھر وہ خادم، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے شانِ ولایت ظاہر تھی مگر جو صاحبانِ نظر نہیں تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک معمولی درویش سمجھا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۹

سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض

مناقب سلطانی میں منقول ہے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں اپنے دادا مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا تو حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں جاتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی حصہ عطا فرمایا اور خانقاہ سے اسی وقت رخصت کر دیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۴۰

نعمت کی آزمائش

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دادا مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے بعد جب خانقاہ سے باہر آئے تو دہلی شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومنا شروع کردیا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس خاص وعام پر نگاہ ڈالتے وہ تھوڑی ہی دیر میں خدا رسیدہ ہو جاتا۔ شہر میں ہر جانب شور مچ گیا اور طالبان حق کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ راستے بند ہو گئے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خدام شہر کسی کام سے آئے انہوں نے جب ہجوم دیکھا تو صورت حال کا جائزہ لے کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ سیّدی! شہر میں ایک ولی اللہ آیا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق میں عشق الٰہی کی شمع روشن کرتا ہے اور اس کے روحانی فیض کی شہرت خوب ہے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ اس درویش کی رہائش شہر میں کس جگہ ہے؟ خدام نے عرض کیا کہ حضور! اس درویش کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں وہ دہلی کے بازاروں میں گھومتا ہے اور کھڑے کھڑے معرفت کی دولت لٹاتا ہے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”دریافت کرو کہ وہ درویش کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟“

خدام حکم ملتے ہی دوبارہ بازار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں ہجوم کے درمیان

اس درویش کو دیکھا۔ اس درویش تک پہنچنا دشوار تھا۔ خدام نے بڑی مشکل سے اس تک پہنچنے کی جگہ بنائی۔ جب نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ یہ تو وہی درویش ہے جسے مرشد پاک نے آج ہی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ انہوں نے واپس جا کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ رنجیدہ ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا۔

''اسے فوراً میرے پاس لے کر آؤ۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب دادا مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو عام کر دیا۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

سیّدی! جب کوئی بوڑھی عورت بازار سے روٹی پکانے کے لئے توا خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ وہ کیسا کام کرے گا؟ اسی طرح جب کوئی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھ لیتا ہے اس میں مطلوبہ لچک موجود ہے یا نہیں؟ مجھے جو نعمت عظمیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملی میں اسی کی آزمائش کر رہا تھا کہ اس فقیر کو جو نعمت عطا ہوئی ہے اس کی ماہیت کیا ہے؟''

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خوش ہوئے اور انہیں مزید فیوض و برکات سے نوازا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۱

اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین وارشادات اور نعمت عظمٰی سے سرفراز ہونے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر دہلی کے بازاروں میں گھومتے جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور جامع مسجد دہلی اس وقت نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں موجود نمازیوں پر ایک نگاہ دوڑائی اور سب کو روحانی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اس دن مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر بھی اپنے اراکین سلطنت کے ہمراہ نماز ادا کرنے میں مشغول تھا۔ مسجد میں بے پناہ ہجوم ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جوتیاں رکھنے والی جگہ پر کھڑا ہونا پڑا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں سے سب نمازیوں پر نگاہِ خاص فرمائی تھی جس سے تمام مسجد میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس نگاہ نے اورنگزیب عالمگیر، قاضی شہر اور کوتوال شہر کے علاوہ باقی سب پر اثر کیا۔ اورنگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

''اے اللہ کے نیک بندے! ہمارا کیا گناہ ہے اور ہماری کیا تقصیر ہے کہ ہمیں اس نعمت سے محروم رکھا گیا اور ہماری طرف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ توجہ نہ فرمائی؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم نے تو ہر ایک پر یکساں توجہ دی ہے تم لوگوں پر اس لئے اثر

نہیں ہوا کیونکہ تمہارے دل سخت ہیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

"سیدی! ہمارے حال پر بھی نظرِ کرم کیجئے اور ہمیں بھی یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمایئے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری کچھ شرائط ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر نے جب ان شرائط کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔

"تم اور تمہاری اولاد ہماری اولاد اور پسماندگان کے لئے دنیاوی مال و متاع کی مروّت نہ کریں اور ہمارے گھر کبھی نہیں آئیں گے تاکہ تمہارے دنیاوی مال کی وجہ سے ہمارے اہل و عیال بھی دنیاوی جھگڑے اور فساد میں مبتلا ہو کر گمراہ نہ ہو جائیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے کہا مجھے یہ تمام شرائط منظور ہیں اور میں عہد کرتا ہوں میں یا میرے اہل و عیال میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ یا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو تنگ نہیں کرے گا۔ پھر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اورنگزیب عالمگیر پر بھی توجہ خاص فرمائی اور اسے بھی فیض خاص سے نوازا۔ بعدازاں جب وہاں سے جانے لگے تو اورنگزیب عالمگیر نے التجا کی کہ مجھے کچھ عنایت کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نے وہیں کھڑے کھڑے کتاب اورنگزیب شاہی تالیف فرمائی جسے شاہی محرروں نے اسی وقت لکھ لیا اور اس ارشاد نامہ کو بطور یادگار رکھا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۲

ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کا کامل ہونا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مقصدِ حقیقی کی تلاش میں تقریباً تیس برس تک سرگرداں رہے اور مرشد کامل کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شورکوٹ سے بغداد (حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں کا نام) اور پھر بغداد سے دہلی تک کا سفر کیا۔ دہلی میں دادا مرشد سے فیض حاصل کیا اور پھر شورکوٹ واپس تشریف لا کر مسندِ رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اضطرابی کیفیت مزید بڑھ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں میں لے گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ لدنی حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت برصغیر پاک و ہند تک محدود رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دوران بے شمار مشاہدات و تجربات سے گزرنا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ سے بے شمار ہندو جوگی اور سنیاسی اپنے فاسد خیالات سے باہر نکلے اور اپنے مشرکانہ لباس اتار پھینکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے وہ خدائے واحد پر ایمان لائے اور روحانی منازل طے کرنے کے بعد ابدال کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

○...○...○

قصہ نمبر ۴۳

نگاہِ کیمیاء کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں دریائے سندھ کے نزدیک ایک گاؤں ''چھبری'' تھا۔ اس گاؤں میں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت غیاث الدین تیغ بران رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب درویشوں کی جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچے تو چاشت کا وقت تھا۔ ساتھی درویشوں نے عرض کیا کہ حضور! اگر حکم کریں تو کچھ دیر گاؤں میں ٹھہر کر روٹی پکا لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرما دی اور ایک عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ عورت خدا ترس تھی اور درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہی اس عورت کے ساتھ مل کر روٹی پکانے لگے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار بچی تھی جو پنگھوڑے میں سو رہی تھی۔ اتفاقاً وہ اس وقت بیدار ہو گئی جب ماں کام میں مصروف تھی۔ اس بچی نے رونا شروع کر دیا۔ اب وہ عورت کام میں مشغول تھی اور وہ کام چھوڑ کر بچی کے پاس نہیں جا سکتی تھی اس لئے اس نے بیٹھے بیٹھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

''بابا! میری بچی کے پنگھوڑے کو ہلا دو تا کہ یہ چپ ہو جائے اور میں مطمئن ہو کر کام کر سکوں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچی کے پنگھوڑے کو آہستہ

آہستہ ہلانے لگے اور ساتھ ساتھ ''اللہ ہو، اللہ ہو'' کی صدا لگانے لگے۔ جس کو سن کر بچی خاموش ہو گئی اور سو گئی۔ جب وہ عورت کھانا پکا کر فارغ ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بابا جی! آپ کا شکریہ کہ آپ کی وجہ سے میری بچی سو گئی اور میں نے سارا کام بخوبی کر لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم نے صرف پنگھوڑے کو ہی نہیں ہلایا بلکہ تیری بچی کو بھی ہلا دیا اور اسے ایسی جنبش دی ہے کہ قیامت تک اس میں کمی نہیں آئے گی بلکہ زیادتی ہی رہے گی۔''

اس عورت نے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سنا تو اس پر بھی اثر ہو گیا اور وہ رونا شروع ہو گئی اور پھر اللہ ہو اللہ ہو کا ورد کرتے کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کیمیاء کے اثر سے اس شیر خوار بچی کی کایا پلٹ گئی۔ وہ بچی بڑی ہو کر حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام سے مشہور ہوئی۔

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا تعلق بلوچی قبیلہ مستوئی سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک قصبہ خان میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے جہاں ہزاروں زائرین حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۴۴

کایا پلٹ گئی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پنجاب کے علاقہ دامن کوہ مغربی جبل اسود کی جانب روانہ ہوئے۔ اس علاقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوعمر لڑکے کو دیکھا جو مویشی چرا رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک نظر ڈالی تو وہ اپنے مویشی چرانا بھول گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد دیوانہ وار رقص کرنے لگا۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر دوسری مرتبہ نظر ڈالی تو وہ ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر پر دوبارہ روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دور گئے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی، دیکھا تو وہ لڑکا خاموشی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اپنا کام کرو۔ لڑکے نے عرض کیا کہ حضور! میرا یہاں کیا کام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنے مویشی چراؤ کہ تمہارے بعد ان کا کیا ہو گا؟ لڑکا بولا حضور! جن کے وہ جانور ہیں وہ جانیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سمجھانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ اپنے ارادہ پر قائم رہا اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنے ہمراہ لیا اور کوہ شمال کی جانب روانہ ہو گئے۔ اس لڑکے کا نام کھتران تھا اور بعد میں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ بنے اور حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

قصہ نمبر ۴۵

بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت یہ بھی طاری ہوئی کہ فکر دنیا سے آزاد سیاحت میں مصروف رہے۔ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ کھیتی باڑی کی غرض سے بیلوں کی جوڑی خریدی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ذکر خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے۔ پھر جب فصل پکنے کے قریب ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فصل اور بیلوں کو چھوڑ کر نامعلوم سمت روانہ ہو گئے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیل اور فصل لے گئے۔ ایک دن کچھ اقرباء نے شکایت کی تو فرمایا۔

”فاقے کی رات فقیر کیلئے معراج کی رات ہوتی ہے۔“

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۶

ایک نگاہ میں منزل لامکاں پر پہنچا دیا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چولستان کی سیر کو گئے۔ دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو جنگل میں ایندھن کا بوجھ باندھ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر کرتے کرتے آگے نکل گئے اور جب کافی دیر کے بعد اسی راہ سے واپس آئے اور وہاں سے ابھی دور ہی تھے کہ کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ درویشوں نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے ہوئے کافی دیر ہو گزر گئی ہے کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ادھر کسی ولی اللہ کا مقبرہ یا روح ہے جس سے نور آسمان تک پہنچ رہا ہے۔

یہ فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس نور کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہوا ہے اور ایندھن کا گٹھا اس کے پاس پڑا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے سر پر پھیرا تو وہ شخص کچھ لمحے بعد ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا کل آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی اس راستے سے جا رہے تھے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اس کے بعد مجھے کوئی خبر نہ رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور ایک مرتبہ پھر اسے منزل لامکاں پر پہنچا دیا۔

قصہ نمبر ۴۷

اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کوہِ شمالی کے جنگلوں سے گزر کر ایک زرخیز پہاڑی علاقے میں تشریف لے گئے جس کا نام کلر کہار تھا اس جگہ کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حالت جذب طاری ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ کیفیت مسلسل تین دن اور تین رات تک طاری رہی۔ یہ ایک ویران اور غیر آباد علاقہ تھا اور یہاں نہ تو کھانے کا کوئی انتظام تھا اور نہ ہی پینے کا کوئی انتظام تھا۔ حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے اور ریاضت و مجاہدہ کے ابتدائی مرحلہ میں تھے وہ بھوک اور پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکے اور بے چینی کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرنے لگے۔

''بھوک بھوک، پیاس پیاس۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی فریاد سنی اور مراقبہ سے سر اٹھاتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور حضرت نورنگ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''بیٹا! کیا بات ہے؟''

حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مضطربانہ انداز میں عرض کیا۔

''سیدی! اب تو بھوک اور پیاس برداشت سے باہر ہو گئی ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"بر آت عاشقاں بر شاخ آہو۔"

جیسے ہی سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اسی وقت پہاڑ کے ایک گوشے سے ایک ہرن برآمد ہوا جس کے سینگوں پر کھانے کا خوان رکھا ہوا تھا اور اس کی گردن میں پانی سے بھرا ایک ڈول لٹک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو۔"

یہ فرما کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی روزہ افطار کیا اور حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روزہ افطار کیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۸

عجب دیدم تماشا شیخ باہو

حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ہر سفر میں ان کی خدمت کی اور بالآخر منزل مقصود کو پایا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا۔

جتھ اعوان تتھ کھتران

''یعنی جہاں اعوان پہنچا کھتران بھی وہیں پہنچا۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ جس مقام پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے اسی مقام پر اپنے مرید حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچا دیا۔ حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی کرامت کو ذیل کے خوبصورت شعر میں بیان فرمایا ہے۔

عجب دیدم تماشا شیخ باہو!
برات عاشقاں برشاخ آہو!

''اے شیخ باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے عجب تماشا دیکھا کہ عاشقوں کی خوراک ہرن کے سینگ پر تھی۔''

○...○...○

قصہ نمبر ۴۹

فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں ختم نہ ہوگا

ایہہ دنیا رن حیض پلیتی ہر گز پاک نہ تھیوے ھو
جیں فقر گھر دنیا ہووے لعنت تس دے جیوے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھکر تشریف لے گئے اور ایک دن گرد و نواح کی سیر کے لئے نکلے اور اکیلے ہی شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ بھکر سے باہر جانب مشرق میدان چول میں ایک ویران ٹیلے پر پہنچے اور ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! یہاں سے نیچے اترو یہ کسی ظالم کا مکان ہے۔"

اس کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ ریت کے میدان میں سوئے اور اپنا سر مبارک حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے زانو پر رکھا اور ایک گھڑی آرام کیا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بدن خاک آلودہ ہو گیا۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو بہت قلق ہوا اور دل میں خیال آیا کہ کاش میرے پاس دنیاوی دولت ہوتی تو میں آج مرشد کے لئے بستر اطلس اور مخمل کا بنواتا چونکہ میں مسکین ہوں

اس لئے میرے مرشد کا جسم خاک آلودہ ہوا ہے۔ اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا۔

''حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے کیا خیال کیا؟''

حضرت سلطان حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! آنکھیں بند کر۔''

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں بند کیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک باغ میں کھڑے ہیں جہاں ایک محفل دیبا کے فروش پر آراستہ ہے اور اس میں ایک خوبصورت عورت جڑاؤ زیور اور ریشمی کپڑے پہنے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور کہتی ہے مجھ سے نکاح کر لو۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اشارہ سے کہا یہ ادب کا مقام ہے اور میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں ہوں تو میرے نزدیک نہ آ اور دور ہو جا۔ پھر حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے کیا دیکھا۔''

سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تو دنیاوی مال و دولت کے نہ ہونے کی اپنے دل میں شکایت اور غم کرتا تھا یہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ دنیا ہی تو تھی تو پھر کیوں نہ اسے قبول کیا؟ اگر اس کو قبول کر لیتے تو مال و دولت تمہارے گھر سے کبھی ختم نہ ہوتی۔''

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"سیّدی! میں اللہ عزوجل سے نورِ عرفان کا طلبگار ہوں اور مجھے مال و دولت کی حاجت نہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں کبھی ختم نہ ہوگا۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۰

عشق حقیقی کی شمع

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل وحدہٗ لاشریک ہے اور ہر جانب موجود ہے اور اس کی موجودگی کو ظاہری آنکھ محسوس نہیں کرسکتی بلکہ اس کے لئے باطنی آنکھ کا ہونا ضروری ہے۔ کامل مرشد کی توجہ سے سالک کے اندر عشق حقیقی کی شمع روشن ہوتی ہے اور پھر جب سالک عشق حقیقی کی کیفیات میں سرشار ہوتا ہے تو وہ دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور پھر اس کا وجود فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ سالک مشاہدہ حق میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۱

عاشق کی بلند ہمتی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق کی لگن نے ہمارے دن رات کا آرام چھین لیا ہے اور اب یہ نہ خود آرام کرتا ہے اور نہ ہمیں آرام کرنے دیتا ہے۔ جب عشق دل کے اندر جگہ بنا لیتا ہے تو عاشق خداوندی بلند ہمت اور باحوصلہ ہو جاتے ہیں۔ عاشق کی یہی بلند ہمتی اسے توانا اور مضبوط بنا دیتی ہے کہ وہ راہِ عشق کی تمام تکالیف کو بخوبی برداشت کرتا جاتا ہے اور اس کے ہر وار کو برداشت کرتا چلا جاتا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۲

خوش نصیب کون؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق کا کام ہمیشہ عشق کی آگ میں سلگتے رہنا ہے اور عاشق ہر وقت محبوبِ حقیقی کے فراق میں اپنے جگر کا خون پیتے رہتے ہیں اور طلب دیدارِ الٰہی میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ایسے ہوتے ہیں جو عاشق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر خوش نصیب چند ہی ہوتے ہیں جنہیں صحیح معنوں میں عشق حقیقی نصیب ہوتا ہے۔

قصہ نمبر ۵۳

عاشق کی حقیقی کیفیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جا بجا سچے عاشق کی پہچان اور حقیقت بیان کی گئی ہے کہ سچا عاشق وہ ہوتا ہے جب وہ عشق کی آگ میں بھڑکتا ہے تو پھر اس سے منہ نہیں موڑتا خواہ سینکڑوں تلواروں سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق کو اپنا دل پہاڑ کی مانند مضبوط رکھ کر عشق کی راہ میں چلنا پڑتا ہے اور اس کے لئے اسے لوگوں کے طعنے بھی سہنے پڑیں تو وہ برداشت کرتا ہے۔ یہی وہ عشق ہے جس کے راز کو بیان کرنے کی وجہ سے منصور بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھنا پڑھا تھا۔ عاشق کی حقیقی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ع عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن عاشق بہہ سکیندے ھو
گھت کے جان جگر وچ آرہ ویکھ کباب تلیندے ھو
سرگردان پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ھو
ہوئے ہزاروں عاشق باھو پر عشق نصیب کہیندے ھو

○...○...○

قصہ نمبر ۵۴

کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں اور دن و رات میں گھڑیاں بھی چوبیس ہوتی ہیں۔ دن رات میں انسان کم و بیش چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ جب فقیر صدقِ دل سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے تو کلمہ کے ہر حروف کے بدلے میں اس کے ہر گھڑی کے گناہ اس طرح جل جاتے ہیں جس طرح خشک ایندھن سے آگ جلتی ہے۔ کلمہ طیبہ کے صدقِ دل سے پڑھنے کی وجہ سے اس پر ہر حرف کے بدلے ایک ہزار علم منکشف ہوتے ہیں اور ہر علم سے ہزار عمل جو کہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے ذکر سے فقیر عارف باللہ اور مقربِ حق ہو جاتا ہے اور اس پر انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور رازِ الٰہی اس پر منکشف ہوتے رہتے ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۵

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی حیرانگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان احمق اور بے شعور آدمیوں پر حیرانگی ہوتی ہے جو مردہ دل اور مغرور ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت اور دست بیعت و حکم کے بغیر اور تلقین و تعلیم کی قوت نہ رکھتے ہوئے اندھی تقلید کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جب ذکر خداوندی کی نصیحت کرتے ہیں تو ان کے مریدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور ان کا نفس گناہوں کی خواہش کو رد نہیں کرتا جس کی وجہ سے معرفت خداوندی کے بھید ان پر نہیں کھلتے۔

قصہ نمبر ٥٦

مردِ مومن کا کلمہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کلمہ تو تمام مسلمان پڑھتے ہیں لیکن مردِ مومن کا کلمہ پڑھنے کا ڈھنگ نرالا ہوتا ہے اور اس کے کلمے کے اثرات عوام الناس پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مردِ مومن کلمے کے ذکر سے اپنے دل کو دھو کر پاک صاف بناتا ہے اور موت کے وقت بھی کلمہ پڑھتے ہوئے اس دنیا سے جاتا ہے اور کلمہ ہی اس کا جنازہ پڑھاتا ہے اور قبر میں منکر نکیر کے روبرو جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسی کلمہ کی بدولت اس کا معاملہ سنور جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جو لوگ کلمے کو ہی کامیابی ونجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ کسی مقام پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے۔''

○......○......○

قصہ نمبر ۵۷

شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اولادِ نرینہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شہر بھکر تشریف لے گئے اس وقت وہاں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام تھا۔ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید اور خلیفہ حضرت شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اولادِ نرینہ سے محروم تھے۔ شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سلسلہ میں کئی مرتبہ دعا کروائی مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ جب شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو سیب رکھے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر فرمایا۔

"یہ دو سیب لے جاؤ اور اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دے دو اللہ عزوجل اپنی رحمت سے تمہیں دو فرزند عطا فرمائے گا اور ان دونوں فرزندوں میں سے ایک تمہارا ہوگا اور ایک ہمارا ہوگا۔"

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں پوچھا۔

"حضور! میں ان دونوں فرزندوں میں تفریق کیسے کروں گا؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ تمہارا کام نہیں ہے جو فرزند ہمارے کام کا ہوگا وہ اپنی نشانی

لے کر پیدا ہوگا۔"

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ خوشی خوشی یہ دونوں سیب لے کر چلے گئے اور ان سیبوں میں سے ایک سیب قدرے داغدار تھا جسے کسی پرندے نے کھالیا تھا۔ انہوں نے یہ دونوں سیب اپنی اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دیئے جن کو ان کی بیوی نے کھالیا۔ اللہ عزوجل کی رحمت سے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر دو فرزند پیدا ہوئے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کا نام سلطان عبد اور دوسرے کا نام سلطان سوہارا رکھا۔ سلطان عبد پیدائشی مجذوب تھے اور اسی کی جانب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۸

صاحب مراقبہ کو نصیحت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب مراقبہ کو چاہئے کہ وہ شیطانی وساوس سے بچے اور کشف و کرامت کا خیال بھی دل میں نہ لائے کیونکہ مراقبہ کے بے حد فوائد ہیں اس سے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی ارواح سے ملاقات نصیب ہوتی ہے، مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ سالک کو حق الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور مراقبہ والے کی نظر وسیع ہو جاتی ہے اور کائنات کی تمام چیزیں اس کے مشاہدہ میں ہوتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل مراقبہ کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر مراقبہ میں مشاہدہ نہیں ہے تو وہ مراقبہ نہیں بلکہ شیطانی کھیل ہے۔ اہل حجاب کا ذکر اور مراقبہ بے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کا دل غلیظ ہو جاتا ہے۔

باھُو را بس بودان عشق جانی
ساکن لاہوت نظرے لامکانی

قصہ نمبر ۵۹

القائے خداوندی سے مشرف ہونا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر طلب حق کا جذبہ شدت سے غالب تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ابتداء ہی سے ذکر و فکر میں مستغرق رہتے تھے اس لئے تمام باطنی مشاہدات سے مستفید ہوتے ہوئے بالآخر القائے خداوندی سے مشرف ہوئے۔

پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو طالبانِ حق کی آگاہی کے لئے اپنے احوال بھی بیان کئے جیسے کہ ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہزار ہا اس آگ میں جلتے ہیں، ان میں سے شاذ و نادر ہی کوئی ایک آدھ ہی معرفت خداوندی کے آبِ رحمت سے سرد ہوتا ہے اور محبوب کے مرتبے پر پہنچتا ہے یہ قال میرے حال پر صادق آتا ہے۔“

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۰

قلبی کیفیات کا اظہار

مختلف کیفیات سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ میں آئیں اور ذکر کے انوار کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وجود کے اندر سمو لیا۔ ذکر و فکر کے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

فنا فی اللہ عارف باد صالم
ز ہستی خویش رفتہ لازوالم

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۱

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول کے بعد فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچے تو دنوں کیفیات سے بیک وقت فیضیاب ہوئے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور تمام الفاظ ختم ہو جاتے ہیں اور یہاں ذاتِ حق کے لئے صرف ایک اشارہ باقی رہ جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

> ''فقیر فنا فی اللہ غوطہ خور ہے، جس دریا میں چاہتا ہے غوطہ لگاتا ہے لیکن غرق نہیں ہوتا بلکہ ساحل نجات پر پہنچ جاتا ہے چنانچہ میں خود وحدت میں بھی غرق تھا اور ساتھ ہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی حاضر تھا، ایک لحظہ کے بھی اس سے جدا نہیں ہوتا تھا۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۶۲

تمام حجابات نگاہوں سے دور ہو گئے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے جب تمام حجابات اٹھ گئے تھے تو یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو ان سات روحوں میں سے ایک ظاہر کیا ہے جن میں سے پانچ عالم ہست و بود میں جلوہ افروز ہو چکی ہیں اور دو کا ظہور ہونا ابھی باقی ہے۔ عین العین وحدت کے مقام پر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو دیکھا تو سب کا سلوک اوزان کے مراتب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر واضح ہو گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۳

سلطان الفقراء

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس پایہ کے بزرگ تھے کہ جب فقر کی دنیا میں قدم رکھا تو سلطان الفقراء کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک بڑا ذریعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں اور دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی تصنیفات کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے اور ازخود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٤

سالکین کی روحانی تربیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلوک کی نسبت پیرانِ پیر حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں ایسے طالب بھی ملے جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور خدا رسیدہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا معیار بہت اونچا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس صلاحیت کی بناء پر ان کی روحانی تربیت کر کے ان کو اونچا مقام عطا فرمانے کی اہلیت رکھتے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٥

مٹی سونا بن گئی

کتب سیر میں منقول ہے کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دورانِ مجاہدہ کھیتی باڑی میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پنجاب کے ایک دور دراز علاقے کا ایک مفلوک الحال شخص آیا۔ اس شخص کی کئی بیٹیاں تھیں جو شادی کے قابل ہو چکی تھیں۔ وہ مفلوک الحال شخص چونکہ سیّد تھا اس لئے اپنے خاندان کی عزت کی خاطر ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتا تھا جس کی وجہ سے اس کے علاقے کے لوگ اس کی مالی آسودگی سے واقف نہ تھے۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے خاندان کے کئی لوگوں کی طرف سے اس کی بیٹیوں کے رشتے آتے تھے لیکن وہ اپنی مالی حالت کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ ان کی شادی کا انتظام کر سکتا۔ ایک روز وہ تنگ آ کر کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

"حضور! میرا تعلق سادات سے ہے اور میں نے بہت اچھا وقت گزارا ہے مگر اب سفید پوشی کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچا اور لوگ سمجھتے ہیں کہ میں مالدار ہوں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے، میں اپنی زندگی گزار چکا مگر بیٹیوں کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا، قرض خواہ ہر وقت دروازے پر کھڑے رہتے ہیں آپ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے

ان مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔"

وہ بزرگ اس شخص کی بات سن کر کافی دیر تک مراقبے کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھا کر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں فرمایا۔

"تمہیں جو بیماری لاحق ہے اس کا علاج میرے پاس نہیں۔"

اس شخص نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"حضور! میں تو دعا کے لئے درخواست کر رہا ہوں۔"

مگر ان بزرگ نے صاف لہجے میں کہا۔

"اب دعا ہی تمہاری دوا ہے اور میری دعا میں اتنی تاثیر نہیں ہے کہ تمہارے سر اور گھر سے گردش وقت کو ٹال سکوں۔"

ان بزرگ کا انکار سن کر اس شخص نے غمناک لہجے میں پوچھا۔

"حضور! میں نے تو آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔"

بزرگ بولے۔

"وہ لوگوں کا حسن ظن ہے اور میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں مگر یہ بات یاد رکھو کہ اللہ کی زمین مستجاب الدعوات بندوں سے خالی نہیں میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاتا ہوں جس کی زبان میں اللہ عزوجل نے بہت تاثیر رکھی ہے اور وہ شخص دریائے چناب کے کنارے واقع ایک علاقے شورکوٹ میں رہتا ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ وہ یقیناً تمہاری مشکل کو آسان بنا دے گا۔"

بزرگ کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر چھائے مایوسی کے بادل چھٹ گئے اور وہ ایک امید لئے شورکوٹ پہنچ گیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

اس وقت معمولی لباس پہنے ہوئے اپنی زمین میں ہل جوت رہے تھے۔ ایسی حالت سے عام دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مفلوک الحال کسان اپنی روزی کے لئے ہل جوت رہا ہے۔ جب اس شخص کی نگاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو اس کے دل میں یہی خیال آیا کہ یہ تو خود کوئی پریشان حال شخص ہے میرا سفر کرنا تو رائیگاں گیا یہ میری کیا مدد کرے گا؟ اس خیال کے آتے ہی اس نے واپسی کے لئے اپنے قدم موڑے۔

ابھی وہ شخص ایک قدم بھی واپس نہ پلٹا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکارا۔

"اے سیّد! اتنا طویل سفر اختیار کیا اور موسم کی سختیاں برداشت کرتے تم یہاں تک پہنچے پھر بھی ہم سے ملے بغیر واپس جا رہے ہو۔"

اس نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیران رہ گیا اور فوراً ہی اپنے گھوڑے کی پشت سے نیچے اترا اور بڑی عقیدت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اپنے آنے کی وجہ بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت توجہ کے ساتھ اس شخص کی بات سنی اور پھر نہایت دلکش انداز میں فرمایا۔

"سیّد! تم میرا ایک کام کرو میں تمہارا کام کر دیتا ہوں۔ اس لئے کے کام کا بدلہ کام ہے۔"

اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شیخ! ایک سوالی آپ کے کیا کام آ سکتا ہے؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں ایک ضروری کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں تب تک تم میرا ہل چلاؤ بس مجھے یہی کام ہے۔"

اتنا فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب تشریف لے گئے۔ وہ سیّد زادہ اس سوچ کے ساتھ ہل چلانے لگا کہ حضرت اس قدر کشف کے مالک ہیں میرا کام ضرور کر دیں گے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹوں گا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اپنے سامنے پڑا ہوا مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عمل کی اس سیّد زادے کو بہت حیرانگی ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کی آنکھیں حیرت سے اس وقت چندھیا گئیں جب اس نے دیکھا کہ وہ ساری مٹی سونے میں بدل چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اے سیّد! اپنی ضرورت کے مطابق اٹھا لو۔''

اس شخص نے اپنی جھولی سونے سے بھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

''جن لوگوں کی نگاہ میں اثر ہے وہ ایک نظر میں مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں اور یہ فیض ربانی ہے جو کسی فرد پر منحصر نہیں ہے خواہ وہ سیّد ہو یا جٹ۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٦

رجوع الی اللہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ رجوع الی اللہ کی اپنی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب سے ہم نے اللہ عزوجل کی جانب رجوع کیا ہے اللہ عزوجل نے ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم نے اللہ عزوجل کے حقیقی تصور کو اپنے اندر جاگزیں کر لیا اور عقل وفہم اور فکر کے اعتبار سے اسے صحیح راہ پر لگا دیا اور اب ہمیں ہر جانب عشق ہی دکھائی دیتا ہے اور یہی عشق ہر کام میں ہمیں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۶۷

مراقبہ کی تین اقسام

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے محک الفقراء میں مراقبہ کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

مراقبہ مبتدی

اس مراقبہ میں استغراق حاصل ہوتا ہے اور انسان کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔

مراقبہ متوسط

اس مراقبہ میں استغراق یہاں تک پہنچتا ہے کہ خارج اور اس کے عوامل سے سالک بے خبر ہو جاتا ہے۔

مراقبہ منتھی

اس مراقبہ میں سالک کو مقام استغراق وحدت تک پہنچاتا ہے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۶۸

مراقبہ کی چار منازل

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کی چار منازل بیان کی ہیں۔

اوّل وہ مراقبہ جو شریعت طاعت و عبادت و مشاہدہ ناسوت ہے اور اس مراقبہ میں طالب جو کچھ دیکھتا ہے وہ مقامِ ناسوت سے ہوتا ہے۔

دوم وہ مراقبہ جو ملکوت ہے۔ اس مراقبہ والا طالب صاحب ورد و وظائف و طہارت ہوتا ہے اور فرشتوں کی طرح ملکوتی صفت رکھتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے وہ ملکوت سے ہوتا ہے۔

سوم وہ مراقبہ ہوتا ہے جو اہل جبروت اور اہل اللہ ہے اور اس مراقبہ والا جس چیز کا بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ مقامِ جبروت سے ہوتا ہے۔

چہارم مراقبہ لاہوت و اہل معرفت ہے اور اس مراقبہ والا جس شے کا مشاہدہ کرتا ہے وہ مقامِ لاہوت سے ہوتا ہے۔

O...O...O
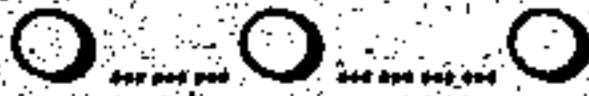
قصہ نمبر ۶۹

دورانِ مراقبہ کی کیفیات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ میں نظر آنے والے مختلف مناظر کی تعبیر اپنی تصنیف جامع الاسرار میں بیان کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض لوگ ندیوں کا پانی، باغ، حور و قصور دیکھتے ہیں یا خواب میں نماز پڑھتے ہیں، کعبہ کی زیارت کرتے ہیں، مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں، یہ اہل تقویٰ اور اہل جنت کا مرتبہ ہے۔ بعض خواب اور مراقبہ میں دریا کے پانی سے کھیلتے ہیں، یہ فقیر کامل اور عارف باللہ کا مرتبہ ہے۔ جو شخص مراقبہ میں جاہ و مال دیکھے اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی بھی دنیا کی محبت میں غرق ہے اور اس پر ذکر اللہ کا کچھ اثر نہیں ہو رہا۔ اس طرح جو شخص مراقبہ میں اذان دے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا ذکر و اذکار کرے یا مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو وہ جان لے کہ ہدایت خداوندی کی وجہ سے اس کا نفس اور قلب اور روح ایک ہو گئے ہیں۔

○...○...○

قصہ نمبر ۷۰

حقیقی مرشد کون؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقی مرشد وہ ہوتا ہے جو مقامِ معرفت تک پہنچائے اور پھر مقامِ معرفت سے نورِ توحید میں غرق کر دے۔ کامل اور حقیقی مرشد مشرق سے مغرب تک تمام جہان اور تمام انسانوں کو باطنی تصور و تصرف میں لا کر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا کر سرفراز کراتا ہے اور اس قسم کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک کامل اور حقیقی مرشد کی راہنمائی میں ممکن ہوتا ہے کیونکہ صاحب غرق کے نزدیک وصل بھی خام خیالی ہے اس لئے جستجو حق کی تلاش کے لئے مرشد کی بارگاہ میں اخلاص سے جائے۔

مرد مرشد میر ہماند باتمام

مرشد نامرد ناقص ہست خام

”مرد مرشد صحیح سلامت انتہائی مرتبہ تک پہنچاتا ہے اور نامرد مرشد ناقص اور خام ہوتا ہے۔“

○...○...○

قصہ نمبر ۷۱

کامل مرشد کی توجہ کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب شریعت شیخ یا مرشد کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھتا ہے اور دل کو زندہ کر کے نفس کی سرکشی کو مٹا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل مرشد پہلے طالب کے وجود پر نگاہ کرتا ہے تا کہ اس کا وجود مضبوط ہو کر اللہ عزوجل کی معرفت کے لائق اور اس کے نور کے مشاہدے کے قابل ہو جائے۔ حق کا بوجھ اٹھا سکے اور نفس کی کارستانیوں سے محفوظ ہو جائے۔

طالب دنیا بود از سر ہوا
طالب عقبیٰ بود با عیش و جاہ

کامل مرشد کی توجہ سے جاہل عالم اور عالم معرفت خداوندی میں غرق ہو جاتے ہیں اور یہی کامل مرشد کا انتہائی درجہ ہے۔

مرشدے حاضر دے طالب کجا است
در میدان ایتادہ اندر رہبر خدا است

قصہ نمبر ۷۲

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب گہرے دریا کی طرح ہیں جس کو اس دریا میں سے ایک قطرہ بھی نصیب ہو گیا وہ سیراب ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ اس طرح حاصل ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن میں اللہ عزوجل کی بندگی و اطاعت سے ایک لحظہ بھی فارغ نہ ہوئے تھے اور شریعت پر قدم بقدم چل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مرتبہ پایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شاہوارِ معرفت اور روشن ضمیر ہیں اور صاحب روحانی ہیں۔ دونوں جہانوں کی کنجی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے اور جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب کا انکار کرتا ہے وہ دونوں جہانوں میں پریشان، بے بہرہ اور بے نصیب اور معرفت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دونوں جہانوں کے اولیاء و مشائخ میں سب سے افضل، اعلیٰ و اولیٰ اور بے مثل فرد فرید ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تیغ برہنہ اور ذوالفقار کی مانند ہے اور جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھتا ہے وہ اس کا سر تن سے جدا کر دیتی

ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ امر خدا ہیں اس لئے ہر امر پر غالب ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید کو مغلوب کرنا چاہتا ہے اس کی ساری نسبتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنجی کبھی گم نہ ہو گی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید عارف باللہ اور صاحب کلید ہیں۔ جس کسی نے غوثیت اور قطبیت کے مراتب حاصل کیے ہیں اور سعادت و نعمت و ولایت پائی ہے یہیں سے پائی ہے اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منکر ہوا ہے وہ مردود و ابلیس ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے القابات غوث الثقلین اور غوث الجن والانس والملائکہ ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مراقبہ کیا کرتے تھے اور جب مراقبہ سے سر اٹھاتے تو جو مریدین پاس ہوتے ان پر توجہ فرماتے اور یوں وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں چلے گئے اور مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ جب مراقبہ سے سر اٹھایا تو ایک کتا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مانوس تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جنگل میں چلا آیا تھا اس پر توجہ کی اور اس کتے پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ کتا جس جانب جاتا دیگر کتے اس کے پیچھے ہو لیتے۔ جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت سلب کر لیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پناہ لے لی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو غیبی طور پر اشارہ فرمایا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کا سینہ پھٹ جاتا مگر آئندہ اب یہ خیال رکھے گا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۷۴

اہل قبور سے فیضیابی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ قبور سے فیضیابی کے شدت سے قائل ہیں اور سلوک میں اسے انتہائی اہم خیال کرتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل قبر کی ہم نشینی زندہ اولیاء کی صحبت و ہم نشینی کے برابر ہے اور چالیس بار ریاضت اور چلوں سے کسی ولی اللہ کی قبر پر کسی صاحب اجازت کے حکم سے دعوت پڑھنا بہتر ہے۔

قصہ نمبر ۷۵

ولی اللہ کی قبر شمشیر برہنہ ہوتی ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ قبور پر دعوت کا پڑھنا اس لئے ضروری فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ولی اللہ کی قبر شمشیر برہنہ ہوتی ہے۔ جس طرح زندگی میں تلوار نیام میں ہوتی ہے وہ بھی نفسانی جسم میں ہوتے ہیں حالت ممات میں وہ تلوار بالکل ننگی ہو جاتی ہے اور پہلے کی نسبت زیادہ کام کرتی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعوت پڑھنے والا ولی اللہ ہو، اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل ہو یا صاحب توجہ ہو اور اگر کچھ نہیں تو طالب صادق ضرور ہو۔ جس قدر بلند مرتبہ ہوگا اسی قدر دعوت کا اثر زیادہ ہوگا۔ اگر طالب قبر پر آنے سے خوف کرے تو جاننا چاہئے کہ وہ طالب ناقص ہے اور اسے عشق سے زیادہ اپنی جان سے محبت ہے۔ دعوت پڑھنے کے لئے مرشد کی اجازت بہت ضروری ہے کیونکہ اگر مرشد کی توجہ شامل حال ہوگی تو مقصد حاصل ہوگا ورنہ وہ محروم رہے گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب ولی کی قبر پر دعوت پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں کیونکہ اس سے بڑے بڑے اسراروں سے پردے اٹھتے ہیں، ماضی و حال و مستقبل کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور ہر قسم کی مطلب برآوری ہوتی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس موضوع کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں طالب فیض کی شخصیت میں عشق ایک فعال قوت کی شکل میں موجود ہونا چاہئے اور جب وہ کسی ولی اللہ کی قبر پر حاضر ہو تو اُس کے دل میں شوق کی شدت ہونا ضروری ہے ورنہ اُس کا روحانی رابطہ ممکن نہیں اور جب کوئی متلاشی اس طرح تیار ہو کر قبر پر جا کر نغمہ عشق چھیڑتا ہے تو مردِ خدا کی قبر زندہ ہو جاتی ہے اور زندہ ولی کی طرف زائر کے روح وقلب کو نور وحضور سے معمور کر دیتا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۶

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر فقیری رنگ غالب تھا

جذبہ فقر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر فقیری رنگ غالب تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف تھے اور جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدے میں آیا اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب و رسائل میں قلم بند فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی کشف و وجدان پر مبنی تجربات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں جا بجا نظر آتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے جس روحانی مقام کی نشاندہی کی وہ اس امت میں چند ہستیوں کو ہی نصیب ہو سکا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

> ''بعض بزرگانِ دین اور مصنفین کی تصانیف الہامی ہے مگر اس فقیر کو مقامِ الہام سے بالا محض اللہ عزوجل کے قرب اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے القا ہے کلام حاصل ہوا۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا راستہ وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا اور اس کی تبلیغ کی۔

o.....o.....o

قصہ نمبر ۷۷

تازہ مسواک

کیتی جان رب دے حوالے ایسا عشق کمایا ھو

مرن تھیں اگے مر گئے باھو تاں مطلب نوں پایا ھو

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ سیاحت کی غرض سے سنگھڑ تشریف لے گئے۔ یہاں ایک صاحب حال بزرگ حضرت شیخ اسماعیل قریشی رحمۃ اللہ علیہ مقیم تھے۔ حضرت شیخ اسماعیل قریشی رحمۃ اللہ علیہ یہاں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سنگھڑ سے ہوتے ہوئے جھنگ تشریف لے گئے اور وہاں رات کو ایک مسجد میں قیام کیا۔ اتفاقاً ایک سات سالہ کا بچہ لعل شاہ مسجد میں آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے گزرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی نظر کیمیاء اس بچے پر ڈالی تو وہ کام سے جاتا رہا اور رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا اس بچے سے کہا کہ تم اپنے گھر جاؤ وہاں تمہارے ماں باپ پریشان ہو رہے ہوں گے۔ لعل شاہ نے غمزدہ لہجے میں عرض کیا۔

"میرے لئے کوئی پریشان نہ ہوگا اب وہی میرا گھر ہے جہاں

آپ رہتے ہیں۔"

صبح ہوتے ہی لعل شاہ کے عزیز و اقارب اسے ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں آ پہنچے۔ مسجد میں پہنچتے ہی انہوں نے دیکھا کہ لعل شاہ، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود ہے۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح لعل شاہ گھر واپس چلا جائے مگر لعل شاہ کسی بھی طرح راضی نہ ہوا اور اس نے گھر والوں کو صاف انکار کر دیا۔ لعل شاہ کے عزیز و اقارب نے واپس جا کر لعل شاہ کے والد شیخ بڈھن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ کیا۔ شیخ بڈھن شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ اس ساری بات سے آگاہ ہو کر وہ اپنے مریدوں اور دوستوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوئے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔

"حضور! بچے کو اجازت دیں کہ یہ اپنے گھر چلا جائے اس کی ماں پریشان ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ بچہ تمہاری ملکیت نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے اس کا فیض اور نصیب میرے سپرد فرمایا ہے تم واپس چلے جاؤ اور لعل شاہ کی تربیت اب میرے ذمہ ہے۔"

شیخ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا رعب طاری ہو گیا اور انہوں نے فوراً ہی دست بستہ ہو کر عرض کیا۔

"حضور! اب لعل شاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے سپرد ہے۔"

اتنا کہہ کر شیخ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ واپس چلے گئے۔ شیخ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بزرگوں کے خانوادے سے تھا اور وہ ایک امیر کبیر شخص تھے۔ شیخ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ نے دو

شادیاں کی تھیں اور ان کی پہلی بیوی لعل شاہ کی ماں تھی جبکہ دوسری بیوی نے بڈھن شاہ پر اپنا قبضہ جما لیا تھا جس کی وجہ سے لعل شاہ اور ان کی والدہ دونوں گھر کے ایک گوشے میں رہتے تھے۔ جب لعل شاہ کی والدہ نے اپنے بیٹے کا حال سنا تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنا پیغام بھیجا۔

"حضور! میرا ایک ہی بیٹا ہے جس کے سہارے میں اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجازت دیں تو میں بھی حاضر ہو کر اپنے بیٹے کے ساتھ رہوں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پیغام لانے والے سے فرمایا۔

"ان سے کہو کہ وہ چونکہ ایک پردہ دار خاتون ہیں لہٰذا وہ اطمینان سے بے فکر ہو کر گھر کی چاردیواری میں بیٹھی رہیں۔"

لعل شاہ کی والدہ نے دوبارہ پیغام بھجوایا۔

"حضور! جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض روحانی عام ہے تو پھر مجھے کیوں اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں؟"

لعل شاہ کی غمزدہ والدہ کی درخواست سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تمہیں ایک دن کے لئے سورۂ مزمل کا ورد ہی کافی ہے اللہ عزوجل تمہاری مدد فرمائے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا لعل شاہ کی والدہ بے حال ہو گئیں اور اس روز کے بعد ان کی زبان سے سورۂ مزمل کا ورد جاری ہو گیا اور وہ دنیاوی کاموں سے بے نیاز ہو گئیں۔ ان کے دن رات جذب و استغراق کے

عالم میں گزرنے لگے اور اگر کبھی انہیں روٹی پکانے کا خیال آتا تھا تو روٹی توے پر پڑی پڑی جل جاتی تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد روانہ ہوئے اور لعل شاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہو گئے اور اپنے ایک خادم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

"میرا کوزہ، میرا مصلیٰ اور میری مسواک لعل شاہ کے سپرد کر دو۔"

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تیس برس تک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی اور اس طویل مدت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس صرف ایک سیاہ کمبل تھا جس کا آدھا حصہ زمین پر بچھا کر اپنا بستر بنا لیتے تھے اور آدھے حصہ کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتے تھے۔

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ننگے سر اور ننگے پاؤں رہا کرتے تھے۔ بالآخر تیس سال کی ریاضت و خدمت کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے اور جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے رخصت ہونے لگے تو عرض کیا۔

"سیّدی! مجھے اپنی کوئی چیز بطورِ تبرک کے عنایت فرمائیے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"جو کچھ لینا چاہتے ہو لے لو۔"

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"سیّدی! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کوزے، مصلےٰ اور مسواک کا امین رہا ہوں ان میں سے کوئی شے عنایت کر دیجئے تا کہ منزلِ فراق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی نشانی میرے پاس ہو۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی استعمال شدہ مسواک حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دے دی اور یہ مسواک آج بھی حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں موجود ہے۔

مناقب سلطانی کے مصنف سلطان حامد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ڈیڑھ سو سال بعد اس مسواک کو دیکھا اور میں نے اس مسواک کو تازہ پایا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مسواک کو تازہ تازہ نچوڑا گیا ہو اور یہ مسواک پیلو کے درخت کی تھی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۸

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فنا فی الشیخ ہونا

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کم سن اور یتیم تھے اور اپنی والدہ کے ہمراہ گھونکی میں مقیم تھے۔ ایک کلال شخص جو گھونکی میں مقیم تھا اس نے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر سنا تو وہ شورکوٹ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا اور حصولِ فیض کے بعد جب وہ واپس گھونکی آیا تو سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ان سے کہا آپ جب دوبارہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں تو میرے بیٹے کو بھی ساتھ لے جائیں۔

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ان کلال سے کہا کہ جب آپ، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں تو ان سے کہیے گا کہ میرے بیٹے کو قبول کرلیں اور اسے دینی و دنیاوی دونوں نعمتیں عطا فرمائیں کہ اب میں اور میرا بیٹا فاقہ کشی سے تنگ آچکے ہیں اور بے شمار مصائب کا سامنا کر چکے ہیں۔ جب وہ کلال دوبارہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے لگے تو وہ اپنے ساتھ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی لے گئے اور جو کچھ ان کی والدہ نے کہا تھا وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلال سے فرمایا۔

''تم سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ ان کا فرزند ابھی بہت چھوٹا ہے اور اللہ عزوجل نے چاہا تو قیامت

تک دینی اور دنیاوی نعمتیں تمہارے گھرانے میں رہیں گی تم

ابھی اس بچے کو ظاہری علوم کی تربیت دو اور جب بچہ ظاہری

علوم سے فارغ ہو تو پھر میرے پاس آئے میں اس کی نعمت اس

کے سپرد کر دوں گا۔"

وہ کلال، سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس گھوٹکی لے آئے اور سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہنچا دیا۔ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے اپنے فرزند کو مدرسہ میں داخل کروا دیا جہاں سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم کی تکمیل سے فارغ ہوئے۔ ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ گھوٹکی سے شورکوٹ کی جانب روانہ ہوئے اور راستہ میں جب رنگپور کھیڑا پہنچے تو وہاں سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکے ہیں۔ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ فنا فی الشیخ کی منزل پر تھے چنانچہ یہ سنتے ہی سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی دارِ فنا سے دارِ بقاء کی جانب کوچ فرما گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۹

ذکرِ ھو کی برکت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شورکوٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت کے لئے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک سے ذکر ''ھو'' کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں تیزی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حجرہ مبارک میں کوئی موجود نہ تھا۔ ابھی میں اسی سوچ میں گم تھا کہ حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ باہر آ کر دیکھا تو باہر بھی کوئی موجود نہ تھا۔ اس دوران پھر حجرہ مبارک سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ حجرہ مبارک میں دوبارہ جا کر دیکھا تو پھر کوئی نظر نہ آیا۔ اتنے میں پھر حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آوازیں دوبارہ آنا شروع ہو گئیں۔ جب باہر آ کر دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں بے حد پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب معاملہ سمجھ سے بالاتر ہو گیا تو حیرانگی کی حالت میں کہا۔

''الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے۔''

پھر یہ شعر پڑھا۔

اندر ھو باہر ھو باھو کتھ لبھیندا
ھو دا داغ محبت والا دم دم نال سڑیندا

''اندر بھی ھو اور باہر بھی ھو کی پکار ہے لیکن باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ملتا ہے کچھ علم نہیں؟ البتہ ھو کا داغ محبت بھرا ہر دم دل کو جلاتا رہتا ہے۔''

جیسے ہی میں نے یہ شعر پڑھا تو جواب میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سنائی اور انہوں ذیل کا شعر پڑھا۔

جتھے ھو کرے روشنائی چھوڑ اندھارا ویندا

دوہیں جہان غلام تھیندے باھو جیہڑہ نوں صحیح کریندا

''جہاں پر ھو کی روشنی ہو جائے وہاں سے تاریکی کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور اے باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! جو ذکر ھو کو درست کر لیتا ہے اس کے دونوں جہان غلام ہو جاتے ہیں۔''

اس شعر کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور میرے درمیان پردہ حجاب ہٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی زیارت سے مستفیض فرمایا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۰

مرشد کامل کی صحبت کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کی صحبت میں معرفت خداوندی کی دائمی نعمت حاصل ہوتی ہے اور وہ طالب حق کو معرفت کے دریا میں ایسا غوطہ زن کرتا ہے کہ وہ اس سے لذت حاصل کرتا ہے اور جب وہ اس سے کیفیت سے لوٹتا ہے تو اپنی ہستی کو مٹا چکا ہوتا ہے۔ یہ نعمت خداوندی ہے جو طالب حق کے لئے کسی بھی طرح انعام سے کم نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد کامل میرے مرشد حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہونا چاہئے جو ہزارہا مریدین پر ایک نگاہ ڈالتے تو وہ الا اللہ کی معرفت میں غرق ہو جاتے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۱

دائمی نعمت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء میں کثرتِ مطالعہ سے جلالیت پیدا ہو جاتی ہے اور فقیر کو ذکر اسم ذاتِ خداوندی سے معرفت خداوندی کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی باطنی بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ جو شخص غیض و غضب کی حالت کو چھوڑ دیتا ہے وہ نورِ خداوندی کو پالیتا ہے۔ علماء صرف کتابیں پڑھ کر ان کا بیان کرتے ہیں جبکہ فقیر ذاتِ خداوندی میں غرق ہو کر عشق حقیقی کی منازل طے کرتا ہے اور اس پر اسم ذات خداوندی کے راز منکشف ہوتے ہیں اور ایک دائمی نعمت اس کے ہاتھ آ جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا اظہار اپنے ذیل کے شعر میں یوں فرماتے ہیں۔

پڑھ پڑھ علم کتاباں والا سارے عالم ہو گئے ہو
عشق کا مطلب جانیں نہیں لوگ بڑے بے چارے ہو

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۲

مٹی شکر بن گئی

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ راوی کے کنارے واقع ایک گاؤں سردار پور میں تشریف لے گئے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع کی اور ضیافت میں جنڈ نامی درخت کا پھل جسے سنگری کہتے ہیں وہ پکوایا۔ جب خدام نے دیگ سے وہ پکا ہوا پھل نکالا تو وہ سویوں میں بدل چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب اسے پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چوہوں کے بل سے مٹی لے کر آؤ چنانچہ جب چوہوں کے بل کی مٹی لائی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ مٹی ان سنگریوں پر ڈال دی اور وہ مٹی دیکھتے ہی دیکھتے شکر بن گئی۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۳

فقر کی جامع تعریف

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی جامع تعریف اپنی تصنیف "کلید التوحید" میں یوں بیان فرمائی ہے۔

"واضح رہے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف، ق، ر۔ حرف "ف" سے فنائے نفس ہے، حرف "ق" سے مراد قوت روح ہے اور حرف "ر" سے مراد رحم دل ہے۔ "ف" سے فخر، "ق" سے قرب اور "ر" سے رحمت مراد ہے۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۴

غنی بقرب خدا ہوتا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف کلید التوحید کلاں میں بیان فرماتے ہیں۔

''انسان کا فرضِ عین اور سنت عظیم یہ ہے کہ وہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے اور جو شخص فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں قدم رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ دنیوی محبت کو دل سے نکال دے۔''

اس سے مراد حرص و ہوا سے آزادی اور مال و دولت سے بے نیازی ہے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''غنی بقرب خدا ہوتا ہے۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۸۵

جملہ عنایت کے مرتبے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف نور الہدیٰ میں بیان فرماتے ہیں۔

"راہِ فقر، راہِ معرفت، راہِ ہدایت اور راہِ ولایت جملہ عنایت کے مرتبے سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ مرتبہ عنایت کے بغیر طالب فقر و فاقہ میں روسیاہ، اہل شکوہ و شکایت ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کا گلہ کرتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور آخر میں وہ شخص مرتد اور مردود ہو جاتا ہے۔"

O......O......O

قصہ نمبر ۸۶

فقیر کامل نافع المسلمین ہوتا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فقیر کامل کے متعلق اپنی تصنیف محک الفقراء میں بیان فرماتے ہیں۔

''فقیر کامل نافع المسلمین ہوتا ہے اس لئے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا وہ دینے والا ہے لینے والا نہیں اور وہ اپنی صلاحیت واہلیت کے اعتبار سے چاہے تو بادشاہ بن سکتا ہے کیونکہ وہ ان اللہ علی کل شئی قدیر کی حکمت سے واقف ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۷

فقیر کی پہچان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کی پہچان اس کے پانچ خصائل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ا۔ اپنے پاس موجود علم سے گرد و پیش سے ریاکاری اور جہالت کو دور رکھتا ہے اور وہ بمنزلہ آفتاب ہے جس قدر نکلتا ہے اس قدر اس کی روشنی' تاریکی اور اندھیرے کو ختم کر دیتی ہے۔

۲۔ لوگوں کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہے۔

۳۔ اس کا فیض خاص و عام بن کر لوگوں کی دستگیری کرے۔

۴۔ اگر اس کے پاس مال ہو گا تو سخاوت اختیار کرے گا اور اسے دوسروں پر خرچ کرے گا۔

۵۔ اس میں کمال درجہ کا استغناء ہو گا اور اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی دونوں برابر ہوں گے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۸

نورِ حضور کا غلبہ

وحدت دے دریا اُچھلے جل تھل جنگل رینے ھو
عشق دی ذلت منیندے ناہن سانگاں جھل پینے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مقاماتِ فقر پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں وجدانی کیفیات کو بھی بیان کیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ انہی وجدانی کیفیات کے زیر اثر بیان کرتے ہیں کہ اگر میں ان انوار و تجلیات کی گرمی سے راہِ فرار اختیار کرنا چاہوں تو مجھ پر نورِ حضور غالب آ جاتا ہے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۸۹

مرشد اور ذکر کی مشق

باجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن صلاتاں ھُو
روزے نفل نماز گزارن جاگن ساریاں راتاں ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد اور ذکر کی مشق کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ نظر مرشد سے مشرق و مغرب درویش کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ توجہ سات قسم کی ہوتی ہے اور کشف چار قسم کا ہوتا ہے جبکہ حضوری سات قسم کی ہوتی ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۹۰

طریقہ قادری میں معرفت الٰہی کے خزینے ہیں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی بھی طریقہ والا کتنی ہی ریاضت کیوں نہ کر لے مگر ادنیٰ درجہ قادری کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ قادری اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہم سخن ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قادری طریقہ میں تربیت پانے والوں کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''طریقہ قادری میں معرفت الٰہی کے خزینے ہیں۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۱

محک الفقراء کا مطالعہ کرنے کا فائدہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''محک الفقراء'' میں سلوک کے بہت سے مسائل بیان کئے گئے ہیں نیز اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل کرے گا اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو گی جو کہ لاکھوں برس کی عبادت سے بہتر ہے اور فقر کا کمال درجہ ہے۔ کتاب کے آخر میں کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے ورد کی فضیلت کے بارے میں احادیث اور ان کے ورد کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۲

عشق حقیقی کی بات کچھ نرالی ہے

ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ھو
ایمان منگن شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ھو
عشق پچاوے جس منزل ایمانے خبر نہ کوئی ھو
عشق سلامت رکھیں باھو ایمانوں دیاں دھروہی ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی کی بات کچھ نرالی ہے کہ یہ ظاہری شرع سے دور بھگاتا ہے اور ایک نئی لذت سے آشنا کرتا ہے اور عشق حقیقی ایسا عشق ہے جو اگر ظاہری قاضی کو ہو جائے تو وہ عشق کا طمانچہ کھاتے ہی اپنا منصب اور سب کچھ بھول جائے اور دنیا سے علیحدگی اختیار کر لے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۹۳

نورِ خداوندی کا مشاہدہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ کو ایمان کا وہ جوہر بتاتے ہیں جس سے قربِ رحمان حاصل ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک مراقبہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور مراقبہ ایک آگ ہے جو شیطانی وساوس کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ مراقبہ میں ہر انسان پر روحانی اسرار منکشف ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے نور کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جسے یہ دیدار نصیب ہوتا ہے وہ دوبارہ ایک لحہ کے لئے بھی تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ اور دیدار کے بغیر نہیں رہ سکتا خواہ وہ بظاہر لوگوں سے بات چیت ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔

O......O......O

قصہ نمبر ۹۷

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ فقر

بحر سمندر عشقے والا ہر دم وہندا حائل ھو
پہنچ حضور آسان نہ باھو نام تیرے دے سائل ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فقر کے قائل ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نظریہ فقر کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

”تسخیر و تصرف کی یہ طاقت اس کے اپنے وجود کے اندر ہوتی ہے کیونکہ اس کے وجود میں باطن تمام کمالات کا منبع ہے۔ فقیر مرتبہ کمال حاصل کر کے صاحب تصرف ہو جاتا ہے گویا اس کی ساری جدوجہد ابتداء میں اس کے وجود کا داخلی معاملہ تھی اور یہ ساری جدوجہد باطنی مراتب کیلئے ہوتی ہے اور ظاہر میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ دراصل فقیر کے باطن کا انعکاس ہے۔“

نیز فرماتے ہیں۔

”فقیر زبان بستہ، صاحب تصرف کامل نظر وہ ہے کہ بے زبان، با نظر ذکر و فکر، مراتب و جلال، مشاہدہ وصال جمعیت بخشے اور نظر کے ساتھ مراتب قضاء اور قدر کے اور مطالعہ لوح محفوظ کا صبر و رضا راز الٰہی بخشے اور نظر سے مراتب صاحب لفظ اور صاحب

راز اور فقیر بے نیاز لا یحتاج کرے۔"

نیز فرماتے ہیں۔

"فقر کی منزل سراسر عشق الٰہی میں خود کو غرق کرنا ہے اور اس طرح فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور یہ راہ نہ اختیاری ہے اور نہ ہی اس راہ پر بغیر علم تصوف کے چلا جا سکتا ہے۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۵

عقل اور عشق کا موازنہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الیقین'' میں عقل اور عشق کا موازنہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

''عقل کا سرمایہ خوف اور شک کے سوا کچھ نہیں جبکہ عشق پرعزم اور یقین سے جدا نہیں ہو سکتا، عقل ہر قدم خوف کے مارے اٹھاتی ہے اور نتائج کے بارے میں بے یقین ہوتی ہے جبکہ عشق خوف سے پاک اور بالعزم و دلدادہ پریقین ہوتا ہے اور عقل کے مقابلے میں اپنے مقاصد میں کامیاب اور کامران رہتا ہے۔''

قصہ نمبر ۹۶

بندے کی حقیقت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ انسان کو اس کی حقیقت اور اس کی تخلیق کے مقصد سے روشناس کراتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی لوگوں کو یہی تلقین فرمائی وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو جانیں اور اپنی زندگیاں اطاعت خداوندی کے تحت بسر کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بندے کی حقیقت اور اس کی حیثیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ناں میں سیر ناں پا چھٹا کی ناں پوری سرساہی ھو
ناں میں تولہ ناں میں ماسا گل رتیاں ن تے آئی ھو
رتی ہونواں ونج تلاں تے اوہ بھی پوری ناہی ھو
تول پورا تاں ہوسی باھو جد ہوسی فضل الٰہی ھو

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۷

شہباز اوج وحدت بالا پرید قحط

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۶۹۱ء شب جمعہ مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے قلعہ مہرگان میں دفن کیا گیا۔

اوّل جمادی الثانی شب جمعہ بدسہ پاس
شد وصل شیخ وصل باھو فرخندہ نام را
شہباز اوج وحدت بالا پرید قحط
این است سال وصلش عالی مقام را
ابدی غلام باھو این نیز وصل دوست
یا رب کند توجہ سلطان غلام را

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۸

مزارِ پاک کی پہلی مرتبہ منتقلی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مزارِ مبارک قلعہ مہر گان میں تھا جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ستر برس تک آرام فرمایا۔ جب قلعہ مہر گان جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ کے قبضے میں آیا تو حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت شیخ سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے اپنے تقویٰ کی بدولت یہاں سے ہجرت فرمائی۔

حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر صرف چند فقراء اور خادمین ہی رہ گئے۔ اتفاقاً کچھ عرصہ کے بعد دریا میں طغیانی آئی جس کی وجہ سے قلعہ مہر گان کو نقصان پہنچا اور پانی قلعہ میں داخل ہو گیا۔ ان خادمین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر خلفاء اور فقراء کے مزارات کے صندوق تو وہاں سے نکال لئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندق بڑی جستجو اور تلاش کے بعد بھی دریافت نہ ہو سکا۔

اس پریشان صورتِ حال میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک عقیدت مند کو خواب میں حکم دیا۔

”تم سب مطمئن رہو کل صبح ایک شخص آئے گا وہ آ کر ہمارا صندوق نکالے گا اور اس دوران دریا غلبہ نہ پا سکے گا۔“

اس غیبی اشارہ کے ملتے ہی خدام کو تسلی ہوئی اور وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔ صبح ہوتے ہی ایک نقاب پوش شخص نمودار ہوا اور اس نے اس جگہ جہاں پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے مٹی نکال رکھی تھی بلاتامل آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نکال لیا۔ یہ دیکھ کر ہزاروں لوگ جمع ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کو کچھ نقصان نہ پہنچا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بدستور آرام فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب صندوق کو کھولا گیا تو خوشبو میلوں دور تک پھیل گئی اور حاضرین پر وجدانی کی کیفیت طاری ہو گئی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۹

جسد خاکی منتقل کرنے کا اشارۃً حکم دینا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ملنے کے بعد اب مریدین اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک کس جگہ دفن کیا جائے؟ دریا کی طغیانی سے صرف دریا کی غربی سمت جنگل ہی محفوظ تھا جو کہ مویشیوں کی چراگاہ تھا۔ اس جنگل میں ایک حویلی موجود تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ جو شخص اس حویلی میں قدم رکھتا ہے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مویشی بھی اس حویلی میں داخل ہوتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنے ایک مرید کو اشارۃً حکم دیا کہ اس چاردیواری کے اندر صندوق کو دفن کیا جائے۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مزارِ مقدس ۱۱۸۰ھ میں تعمیر ہوا اور تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس تک مرجع گاہ خلائق رہا اور ہزارہا متلاشیانِ حق اس سے فیض یاب ہوتے رہے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۱۰۰

مزارِ پاک کی دوسری مرتبہ منتقلی

جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جب شورکوٹ چھوڑ کر چلے گئے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک دوبارہ یہاں آ کر آباد ہو گئی۔ دوبارہ مزارِ پاک کی تعمیر کے تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس بعد دریا میں پھر طغیانی آئی اور اس مرتبہ دریا کا پانی پھر مزارِ مبارک تک آن پہنچا۔ یہ ۱۳۳۶ھ کا واقعہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے اردگرد جتنے بھی خلفاء اور مریدین کے مزارات تھے ان کے صندوق صحیح سالم ملتے گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ایک مرتبہ پھر نہ مل سکا۔ یہ سب دیکھ کر مریدین کو بہت پریشانی ہوئی اور ان کے ذہنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر گونجنے لگا۔

با گم قبر گم جثہ گم نام و نشان

جثہ را با خود برم در لامکان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق کی یہ پوشیدگی اس وقت کسی مصلحت کے تحت تھی جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور اس بے چینی کو دور فرمایا۔ علی الصبح زمین کو دوبارہ اس جگہ سے کھودنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق مبارک کے آثار نظر

آئے۔ جب مزید مٹی نکالی گئی تو خوشبو کے تیز جلے آنا شروع ہو گئے۔ اس کثرتِ خوشبو سے وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا اور اسی وجہ سے صندوق مبارک کا باہر نکالنا مشکل ہو گیا۔ حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بمشکل صندوق مبارک کو باہر نکالا۔ اس دوران بے شمار کرامات کا ظہور بھی ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق دربار شریف کے مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلے پر دفن کیا گیا۔ چھ ماہ کے عرصے میں یہاں مسجد اور متعدد حجرات بنائے گئے جو کہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا موجودہ مزارِ پاک اب اسی جگہ پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

O.....O.....O

منقبت مرشد ما پیر باھو

مرشد ما پیر باھو بے مثال
مثل او ہر گز ندیدم باکمال
نور ایمیں است در آغوش او
دولت دارین در کفین او
شاہد ذات است اندر جام او
قلزم قلب است دریا نوش او
بادۂ عشق است اندر جام او
بہتر از صد پختگاں یک خام او
ماہتاب دیگراں شد ناپدید
آفتابش دائما اندر مزید
معرفت را سہل و آساں ساختہ
خام مسکہ در عسل انداختہ
ہر چہ گفتہ عین گفتہ عین حق
عارفاں گیرند از وے خوش سبق
ہر کتاب اوست پیر راہبر

ہست دَر دے نور باھو مستتر

سطر اُو سریست اَز اسرارِ حق

مخزنِ اسرارِ مولےٰ ہر ورق

حرف اُو دریست از علم لدن

ہر سخن سریست از اسرارِ کن

جاہل از خواند شود عالم کمال

عالم از خواند شود صاحب وصال

مردہ دل را زندگی بخشد دوام

زندہ دل را قرب بخشد لاکلام

دولت دارین شد محتاج را

زد گدائے یافت تخت و تاج را

سالکاں را رہ نماید پیش پیش

نوشد رو ہست بر دلہائے ریش

فقیر نور محمد سروری قادری

O.....O.....O

کتابیات

۱۔ مناقب سلطانی از حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ عین الفقر از سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ نور الہدیٰ از سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر از محمد حسن زاہد
۵۔ سیرت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ از محمد حسیب القادری
۶۔ تذکرہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ از محمد جاوید قادری